Regd No P.67
رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴ — شمارہ ۳

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب
فیض احمد گجراتی

The Weekly Badr
Qadian

شرح چندہ
سالانہ ... ـــ ۷
ششماہی ... ـــ ۴
بیرونی ممالک ... ـــ ۸

۲۱ صلح ۱۳۴۴ ہش | ۱۷ رمضان ۱۳۸۴ھ | ۲۱ جنوری ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں الفضل مورخہ ۱۷ جنوری میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ربوہ - ۱۶ جنوری بوقت ۹ بجے صبح - کل حضور کو عصر کے وقت بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔"

احباب کرام اپنے پیارے آقا کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

قادیان - ۱۹ جنوری - حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال ربوہ میں تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے اور خیریت سے واپس لائے - اسی ہفتے واپسی کی توقع ہے۔

قادیان - خدا کے فضل سے تراویح اور درس کا سلسلہ یکم رمضان سے شروع ہے۔ مسجد مبارک میں سحری کے وقت اور مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء تراویح کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ درس قرآن کریم کا سلسلہ بھی بفضلہ تعالیٰ جاری ہے جو روزانہ بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے۔ اس وقت مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درس دے رہے ہیں۔ اس سے قبل مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب پانچ پانچ روز درس دے چکے ہیں۔ پردہ کا انتظام ہے خواتین بھی باقاعدہ درس سنتی ہیں۔

ہمارے سالانہ اجتماع میں افسران حکومت کا بیش قیمت تعاون

از مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

الحمد للہ - کہ ہمارا سالانہ اجتماع امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ مرکز احمدیت قادیان میں تین روز تک منعقد رہ کر اختتام پذیر ہوا۔ جس میں پاک و ہند اور بیرونی ممالک کے احمدی بھائیوں کے علاوہ ہمارے ہندو اور سکھ احباب نے بھی کافی تعداد میں شرکت کی۔ اس طرح ہمارا یہ روحانی اجتماع سازگار اور محبت بھرے ماحول میں انعقاد پذیر ہوا۔

یہ ایک بدیہی امر ہے کہ کوئی بھی جماعت یا قوم اپنے اس قسم کے اجتماع کو کامیابی کے ساتھ منعقد نہیں کر سکتی جب تک کہ اسے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے علاوہ ایک طرف حکومت وقت کا اور دوسری طرف اپنی ہمسایہ اقوام کا تعاون حاصل نہ ہو۔

ضلعی حکام کا تعاون

جلسہ سالانہ قادیان سے قبل ہی ضلع گورداسپور کے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے خاکسار کو بلوا کر فرمایا کہ سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں کسی مرحلہ پر کسی امر کے بارہ میں کوئی دقت محسوس ہو تو مجھے اطلاع دیں میں ہر ممکن مدد کروں گا۔ چنانچہ میں اس امر کا اظہار کرنے میں بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنے اس وعدہ کو کماحقہ پورا کیا۔ اور ضلع کے افسران نے ہر موقعہ پر ہمدردی اور تعاون کا ثبوت دیا۔

محترم ایس ڈی ایم - ڈی ایس پی صاحب اور تحصیلدار صاحب بٹالہ جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں خاص طور پر قادیان تشریف لائے اور اپنے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔

گو قادیان کی فضا مسلم اور غیر مسلم تعلقات کے لحاظ سے ایسی ہے کہ سارے بھارت میں ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے تاہم جناب ایس پی صاحب گورداسپور نے قبل از وقت احتیاطی طور پر حفاظتی انتظامات پولیس فورس کے ذریعہ سے کر دئے تھے۔

قادیان میں پاکستانی قافلہ کا ورود

جیسا کہ قارئین کو معلوم ہے۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ہر سال قافلہ کی صورت میں دو صد زائرین تشریف لایا کرتے ہیں علاوہ ازیں انفرادی پاسپورٹوں کے ذریعہ بھی کافی تعداد میں دوست آجاتے ہیں۔ گذشتہ کئی سال سے پروگرام کے مطابق پاکستانی قافلہ کو قادیان آتے ہوئے، ایک رات امرتسر ریلوے اسٹیشن پر قیام کرنا پڑتا تھا - جس کی وجہ سے زائرین کو ایک تو سخت سردی کے باعث تکلیف اٹھانی پڑتی تھی - اور دوسرے زیارت مقامات مقدسہ اور دعاؤں کا ایک قیمتی دن کم ہو جاتا تھا اس طرح جسمانی تکلیف کے علاوہ انہیں ذہنی کوفت بھی ہوا کرتی تھی۔

پولیس کسٹم و ریلوے حکام امرتسر کا تعاون

مگر اس مرتبہ امرتسر کے محکمہ کسٹم - پولیس اور ریلوے کے قابل قدر تعاون کے باعث پاکستانی قافلہ ان محکموں کے تمام کارکنان کو دلی دعائیں دیتا ہوا رات ہی کو قادیان پہنچ گیا - چونکہ پولیس نے پاسپورٹوں کے اندراج میں اور کسٹم کے حکام نے چیکنگ کے سلسلہ میں بہت جیسی محنت اور ہمدردی سے کام کر کے فارغ کر دیا۔ اور محکمہ ریلوے نے ٹرین کو قافلہ کی خاطر ایک گھنٹہ سے زاید لیٹ کر دیا۔ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ان تینوں محکموں کے افسران اور سٹاف کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی آیندہ کے لئے بھی اسی قسم کے ہمدردانہ تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔

اس موقعہ پر یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ اگر کسی وجہ سے لاہور سے قادیان تک قافلہ کو بسوں میں سفر کرنے کی اجازت نہ دی جاسکتی ہو (کچھ عرصہ قبل حکومت نے یہ سہولت دے رکھی تھی۔) تو کم از کم یہ اجازت دے دی جائے کہ امرتسر سے قادیان تک اور واپسی پر قادیان سے امرتسر تک قافلہ کو بسوں میں پہنچا دیا جایا کرے تو قافلہ کے لئے سہولت کا باعث ہوگا۔ امید ہے کہ حکومت اس پر ہمدردانہ غور فرمائے گی۔

یہ نظارت ہذا کی ناشکری ہوگی اگر میں اس موقعہ پر اپنے ان درویش بھائیوں کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی رات دن کی کوشش اور محنت کے نتیجہ میں امسال قافلہ رات ہی کو قادیان میں پہنچ سکا۔ چنانچہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان (جن کی رات دن کی کوشش محنت اور ذاتی ذوق و شوق کے نتیجہ میں اب ہمارا بہشتی مقبرہ ظاہری طور پر بھی ایسا نظر آتا ہے جیسے بہشت کے باغ کا نمونہ اس دنیا میں ہے) اور مکرم فضل الٰہی خان صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان - یہ دونوں صاحبان قافلہ کے استقبال کے لئے میرے ساتھ امرتسر اسٹیشن پر متعین تھے - اور انہوں نے جس خلوص اور محنت سے اپنا یہ فرض ادا کیا ہے ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے غیر مسلم ہمسایوں کا تعاون

جلسہ کے موقعہ پر ہمارے غیر مسلم احباب نے بھی حسب سابق ہر معاملہ میں ہمارے ساتھ بہترین تعاون کیا۔ خاص طور پر ہم محترم جناب سردار رست نام سنگھ صاحب ایم ایل اے اور ان کے بھائی سردار آتما سنگھ صاحب کے ممنون ہیں کہ وہ ہر سال اس رنگ میں ہماری عزت افزائی کرتے ہیں کہ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے ہمارے مہمانوں کو دعوت چائے پر مدعو کر کے ہمیں شکریہ کا موقع دیا۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں درویشان کا قافلہ

جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے لئے درویشوں کا قافلہ تیاری شروع کر دیتا ہے۔ اس موقعہ پر پاسپورٹوں کے حصول کا معاملہ بڑا اہم بھی ہوتا ہے اور نازک بھی۔ ایک طرف حکومت کے افسران اپنی ذمہ داریوں کی وجہ سے مجبور ہوتے ہیں کہ ہر پاسپورٹ کی تکمیل سے قبل اس کے اندراجات اور دوسرے متعلقات کے بارہ میں پوری چھان بین کر لیں - اور اس کام کے لئے بہر حال کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ اور دوسری چونکہ پاسپورٹوں کی تیاری کا کام نظارت ہذا کے سپرد ہے اس لئے قدرتی طور پر ہمیں بھی اس فرض کا احساس ہوتا ہے کہ ہر درخواست دہندہ کو بر وقت پاسپورٹ مل جائے کیونکہ ایک روحانی اجتماع میں شرکت کا جذباتی مسئلہ ہوتا ہے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۱/۱/۶۵

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ !
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

(حضرت مسیح موعود)

خدا تعالیٰ کی وراء الورا ہستی اپنے اعلیٰ صفات اور پر حکمت افعال کے ساتھ پہچانی جاتی ہے۔ جب سے یہ دنیا بنی ہزاروں ہزار برگزیدہ افراد نے اس کی نشاندہی کی اور اس کے وجود پر اپنی عینی شہادت پیش کی۔ اور ہر زمانہ کے منکرین ہستی باری تعالیٰ پر بادلائل واضح کیا کہ فی الواقع ایک ایسی مستجمع جمیع صفات کاملہ ہستی موجود ہے، جس کے تصرف اور ارادہ کے ساتھ سب کائنات عالم نے وجود پایا ہے۔ اور سارا نظام عالم اسی کی قدرت سے چل رہا ہے۔ ہم نے اس کے انوار کی تجلیات کا مشاہدہ کیا اور اس سے ہمکلام ہوا۔ اس نے اپنے بہت سے اسرار و رموز سے مجھے اطلاع دی اور آج تمہیں کا ایک فرد ہوتے ہوئے ایسی باتوں پر اطلاع رکھتا ہوں جن سے تم لوگ یکسر ناواقف اور بے خبر ہو ——

اس بات پر بعض سعادت مندوں نے اس کی بات کو صحیح تسلیم کر لیا تو دوسری طرف ایک بڑی تعداد نے انکار کیا۔ اور تکذیب کی نگاہ سے اس کے دعوے کو ٹھکرا دیا۔ اور ساتھ ہی اس قادر و توانا ہستی کا بھی انکار کر بیٹھے جس نے اسے بھیجا اور منتخب کیا۔ حتیٰ کہ دنیوی اقتدار اور سطوت کے بل بوتے پر تمرد و سرکشی کی راہ اختیار کی۔ اور بڑی بے باکی دکھائی اور برگزیدہ افراد کو اپنی صداقت پر نشان نمائی کا چیلنج پر چیلنج دیا —————— چنانچہ ایسے موقعہ پر خدا تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوئی اور ایسے نشانات ظاہر ہوئے جن کے سامنے عاجز بندوں کا عجز اور کلمۃ اللہ کی برتری اور تفوق ثابت ہوا۔ یہی نشانات دوسرے لفظوں میں معجزات کہلاتے۔ جن کے مقابلہ سے منکرین لاجواب اور عاجز رہ گئے اور مومنوں کے ایمان میں کئی گنے اضافہ ہوا ——————!!

ایسے اقتداری معجزات کا سلسلہ برابر چلا آ رہا ہے اور جب تک اس دنیا میں انسان بستا چلا جائے گا ممکن نہیں کہ ایسے معجزات کا سلسلہ ختم ہو۔ اس لئے کہ زندہ خدا کی ہستی پر اس سے بڑھ کر اور کوئی واضح اور محکم ثبوت نہیں اور اس کا مقابلہ کرنا دنیا والوں کے بس کی بات نہیں !!

وہ لوگ سخت غلطی خوردہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اعجاز نمائی کا سلسلہ اب بند ہو گیا۔ جو کچھ تھا وہ پہلے زمانوں کے ساتھ ہی مخصوص تھا۔ حالانکہ اگر کسی دوسرے زمانہ میں اعجاز نمائی کا سلسلہ بند بھی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ لیکن موجودہ پر آشوب زمانہ میں اس اہم سلسلہ کا بند ہو جانا بڑا ہی نقصان دہ ہے جب کہ طرح طرح کی بے دینی کی باتیں اس کثرت سے پھیلائی جا رہی ہیں اور ایک خاص ٹیکنیک کے تحت الحادی طاقتیں سرگرم عمل ہیں کہ مخلوق کو خالق کے آستانہ سے برگشتہ کرنے کے پورے جتن کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ دجال کی سحر کاریوں کے مقابل پر معجزات کا ظہور ہو۔ تا مخلوقِ خدا گمراہ ہونے سے بچے۔ جب ایک سلیم الطبع طالب حق عصر حاضر کے دجالی فتنوں کی دسیسہ کاریوں کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کی فطرت معجزات کے ذریعہ خدا کا مشاہدہ کرنے کے لئے بیتاب ہوتی ہے جس طرح کہ گذشتہ زمانوں میں ہوا۔ مگر افسوس کہ اس موقعہ پر علماء کرام ٹھیک طور پر ایسے افراد کی رہنمائی کرنے کی بجائے انہیں ایسی بھول بھلیوں میں ڈال دیتے ہیں کہ ایسی نیک فطرت جو حق و صداقت کو باطل کی چیرہ دستیوں سے ممتاز کرنے کے لئے ایک زبردست فوق العادت کرشمہ دیکھنے کی خواہشمند ہوتی ہے ان لوگوں کے غیر تسلی بخش جواب پا کر حیران رہ جاتی ہے مثلاً لکھنؤ کے اخبار صدقِ جدید کی ایک قریبی اشاعت میں اسی طرح کا ایک اہم سوال اور اس پر مولانا دریا بادی صاحب کی طرف سے ایک جواب کچھ اس طرح درج کیا گیا ہے :-

"س :- معجزات اب کیوں نہیں واقع ہوتے؟

ج :- اس لئے کہ اب انبیاء مبعوث نہیں ہوتے —————— معجزات اصطلاحی معنی میں نبی کی بعثت، نبی کی تصدیق و اثبات میں اس کے ہاتھ سے صادر کرائے جاتے ہیں۔ سو اس کا ظاہر ہے کہ اب کوئی محل ہی باقی نہ رہا۔ البتہ لفظ کے وسیع مفہوم میں اس کا اطلاق ہر واقعہ خارقِ عادت پر ہوتا ہے یعنی ایسا واقعہ جو معمولِ عام کے خلاف اور انسان کو چونکا دینے والا ہو۔ اس وسیع معنی میں آیاتِ الٰہی یا معجزاتِ تکوینی کا صدور ہر روز اور بہ کثرت ہوتا رہتا ہے اور اہل بصیرت ان سے درسِ ہدایت لیتے رہتے ہیں۔"

(صدق جدید ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۴ء)

دیکھا آپ نے مولانا نے کس صفائی کے ساتھ فی زمانہ معجزات کے وقوع پذیر نہ ہونے کا جواب دیا۔ اور اس کی بنیاد اس امر کو قرار دیا کہ آپ کے نزدیک اب نبوت کا دروازہ ہی بند ہے۔ جب فی زمانہ نہ کوئی نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی نبوت کی تصدیق و اثبات کے لئے معجزات واقع ہونے کی ضرورت ہے —!!

مولانا صاحب کا یہ جواب کس قدر حقیقت سے دور ہے۔ ان کے جواب کے دوسرے حصہ سے عیاں ہے جبکہ جواب کی تفصیل پہلے حصہ کو واضح طور پر کاٹ رہی ہے۔ اس لئے کہ وہ خود اخبار نویس ہیں۔ حالاتِ زمانہ سے نہ صرف یہ کہ بخوبی واقف و آگاہ ہیں بلکہ بیسیوں مرتبہ عصر حاضر کے خطرناک بگاڑ پر آنسو بہا چکے ہیں۔ اور اپنے دلی خیالات کی ترجمانی صدق کے پرچوں میں کرتے رہتے ہیں۔ فی زمانہ معجزات کے وقوع پذیر ہونے سے انکار کرنا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کا زندہ خدا کے ساتھ تعلق ہے۔ اس نے اپنے پسندیدہ دین کو شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دی ہے۔ اور فرمایا ہے کمثل کلمۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا و یضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون

(ابراہیم ع ۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ یعنی کلامِ مجید کی صداقت کے لئے شجرۂ طیبہ کی مثال دی ہے جو ہر موسم میں اپنا پھل دیتا ہے۔ کاش مولانا صاحب اور ان کے ہم خیال اس قسم کے سوالات کے وقت خدا تعالیٰ کی بیان کردہ اس تمثیل پر نظر کر لیا کریں۔ تا محولہ بالا قسم کے سوالات کے وقت محض نفی میں جواب دینے کی نوبت نہ آیا کرے۔ کیونکہ ایسے جوابات کے ساتھ اسلام کے منور چہرے پر محض اپنی نادرتفہمی کی بنا پر بدنما دھبہ لگتا ہے جس سے ہر دردمند مسلم کو پرہیز کرنے کی ضرورت ہے۔

یقین جانو کہ جس طرح آج سے کم و بیش تین ہزار سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں معجزہ ہی نے ساحروں کے سحر کو پاش پاش کیا ضرور ہے کہ اس زمانہ کی الحادی طاقتوں کی سحر کاریوں کا تانا بانا بھی ایسے ہی معجزات کے ذریعہ تار تار کیا جائے۔ اور دنیا سچے خدا کی قدرت کے کرشمے دیکھ کر اس کی ذات پر پختہ یقین لائے۔

"صدق جدید" میں مندرج سوال کے منفی جواب کی بنیاد اس امر کو قرار دیا جاتا ہے کہ "اب انبیاء مبعوث نہیں ہوتے" اور غلطی کی اصل بنیاد بھی یہی ہے۔ کیونکہ بابِ نبوت مسدود بتلانے والے ایک طرف خود ہی زمانہ کے خطرناک بگاڑ پر آئے دن آنسو بہاتے رہتے ہیں اور خود ہی ان کی قلمیں زبانِ حال سے ظہر الفساد فی البر والبحر کی تفسیر پیش کرتی رہتی ہیں۔ مگر ساتھ ہی فساد کے اس علاج کو نظر انداز کر جاتے ہیں جو قرآن کریم نے ایسے فتنوں کے وقت میں بتایا ہے۔ جیسے فرمایا ما کان اللہ لیذر المومنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء (آل عمران ع ۱۹)

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے خبیث کو طیب سے ممتاز کر دینے کا ابدی وعدہ فرما رکھا ہے۔ اور موجودہ پر آشوب زمانہ میں جب کہ دنیا خبث سے بھر گئی کیا ضرور نہ تھا کہ طیب کو ممتاز کرنے کا وعدہ پورا ہوتا۔ اس زمانہ میں مہدیٔ موعود اور مسیح موعود کے ظہور کے بارہ میں امتِ محمدیہ کو جو امید دلائی گئی ہے وہ بھی درحقیقت اسی قدیمی وعدہ کے ایفا کی ایک معیّن صورت ہے مگر افسوس کہ جب زمانہ آیا تو علماء اس سے صرفِ نظر کر بیٹھے۔ اور اس دروازے کو ہی مسدود گردانے لگے جو گویا اسلام کے لئے ایک امتیازی شان رکھتا تھا۔ حالانکہ مہدی معہود اور مسیح موعود ہی وہ عظیم القدر وجود تھا جس کے ہاتھ سے فی زمانہ معجزات کا صدور ہونا تھا۔ اس لحاظ سے ان لوگوں کی یہ خطرناک غلطی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اب معجزات کا محل ہی باقی نہ رہا۔ حالانکہ محل بدستور باقی ہے اور وہ وجود خدائی وعدہ کے مطابق ظاہر بھی ہوا۔ اور اس کے ہاتھ پر کثرت سے معجزات بھی صادر ہوئے جو زندہ نشان تھے اس کی صداقت کا اور واضح ثبوت تھے زندہ خدا کی زندہ ہستی کا۔

کیا یہ بات معجزہ سے کچھ کم حقیقت رکھتی ہے کہ آج سے پون صدی پہلے جب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک گمنامی کی حالت میں تھے خدا تعالیٰ آپ کو بشارت دیتا ہے کہ :-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

اور فرمایا کہ :-

یاتیک من کل فج عمیق ۔
یاتون من کل فج عمیق

نیز مسیح موعود کے متعلق فرمایا :-

یحیی الدین و یقیم الشریعۃ

یہ سب وعدے بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ کے ذریعہ جس فعال جماعت کی بنیاد ڈالی گئی آج اس کے کارنامے کھلی کتاب کی طرح ہیں۔ ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام اسی برگزیدہ جماعت کے ذریعہ ہو رہا ہے جس کے متعلق خود مولانا دریا بادی صاحب متعدد بار رشک کا اظہار کر چکے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کے ذریعہ ساری دنیا میں نہایت خاموشی سے جو روحانی انقلاب لایا جا رہا ہے وہ بڑے معجزہ سے کسی صورت میں کم نہیں کیا یہ کسی انسان کے بس میں ہے جب تک اس کے پیچھے قادر و توانا خدا کا مضبوط ہاتھ کام نہ کر رہا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اعجازی کرشمے اسی قادر و توانا خدا کے ہیں جس نے اس زمانہ میں مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کے چمنستان کے سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے معجزات کی بادِ صبا چلائی اور اسی صداقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے

روزہ کے ذریعے تقویٰ حاصل کرنے کے بارہ اہم ذرائع اور ان کی برکات

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء

سورۃ فاتحہ اور آیہ شریفہ یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ روزے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ تم متقی ہو۔ اور اس کو سمجھنے کے لئے ضروری تھا کہ معلوم ہو کہ تقوےٰ کس کو کہتے ہیں اور

تقویٰ کا روزے سے جوڑ کیا ہے

اگر تقوےٰ کو نہ سمجھیں تو بھی نقصان۔ اور اگر روزے اور تقوےٰ کا جوڑ معلوم نہ ہو تو بھی روزے کی طرف رغبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ میں چند خاص باتیں بیان کرتا ہوں جن سے روزے اور تقوےٰ کا تعلق معلوم ہو سکتا ہے۔

ہر ایک ملک میں گنتی کی جاتی ہے۔ ہمارے یہاں بھی گنتی ہوتی ہے۔ اور وہ درجن کا حساب ہے۔ میں مختصراً ایک درجن وہ تعلق جو روزے اور تقوےٰ میں ہے بیان کرتا ہوں

روزہ سے تقوےٰ کا عام تعلق

تو یہ ہے کہ اس سے فرمانبرداری کی عادت پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور اس کے ذریعہ خدا کے لئے کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ جو بوقت ضرورت انسان کے کام آتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا نام ہی تقوےٰ ہے۔

دوسرا تعلق

وہ بیان کرتا ہوں جو حضرت خلیفہ اوّل رضؓ بیان کیا کرتے تھے۔ اور انہیں بہت پسند تھا۔ اور وہ یہ کہ انسان قدرتاً بدی سے نفرت کرتا ہے۔ اگر جائز طور پر کوئی چیز ملے تو انسان ناجائز طور پر اس کو لینے کی کوشش نہیں کرتا۔ مثلاً اگر کسی کو عمدہ لباس ملے تو وہ دوسرے کے لباس پر ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اگر روپیہ پاس ہو تو دوسرے کے مال پر اس کی نظر نہیں پڑتی۔ جو لوگ عادی ہو جاتے ہیں ان کی حالت اور ہوتی ہے۔ مگر ابتداء ان کی بھی احتیاج ہی سے ہوتی ہے۔ بچہ چوری تب کرتا ہے جب اس کے پاس پیسے نہ ہوں۔ اور اگر اس کو کھانے کی چیز ملے تو خود بخود نہیں اٹھائے گا۔ جب احتیاج ہوگی اسی وقت اٹھائے گا۔ اور جب وہ متواتر اٹھائے گا تو اس کو عادت ہو جائے گی۔ پس جتنے ایسے کام ہیں جو عیب سمجھے جاتے ہیں وہ ضرورت کے وقت کئے جاتے ہیں۔ پھر ضرورتیں دو طرح پوری ہوتی ہیں۔ اوّل تو اس طرح کہ ضرورت کی چیز مہیا ہو جائے۔ دوم اس طرح کہ اس چیز کا خیال چھوڑ دیا جائے۔ اور انسان کو اس چیز کی ضرورت نہ رہے۔ مثلاً ایک شخص کوٹ کا عادی ہو یا اس کو جوتی کی ضرورت ہو۔ اس کی ضرورت دو طرح پوری ہو سکتی ہے۔ یا تو اس کو کوٹ یا جوتا مل جائے یا وہ ان چیزوں کا خیال ہی چھوڑ دے۔ اور ان کے بغیر گذارہ کرے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ فرمایا کرتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیز میں خدا کے لئے چھوڑتا ہے جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی یا اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے۔ اور ان کی طرف نہ دیکھے۔ اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیز پر پڑ ہی نہیں سکتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حرام و حلال تو واضح ہیں مگر دونوں کے درمیان مشتبہات ہیں۔ جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ حرام سے بچ جاتا ہے لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے۔ کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانوروں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔ یہ دو باتیں ہو گئیں۔ اب تیسری بات بیان کرتا ہوں

جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں

ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرع ہیں۔ وہ چار منبع یہ ہیں۔ اوّل کھانا۔ دوم پینا۔ سوم شہوت چہارم حرکت و عمل سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے۔ یعنی محنت کر کے کھانا نہیں چاہتا۔ اور دوسرے کا مال کھاتا ہے۔ لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ سارا دن منہ بند رکھنا ہے۔ سوتا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار انسان کو یہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے جس سے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے۔ پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے اور ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے اسی طرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا اس لئے ناجائز مال پر قبضہ جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں یا انگریزوں کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ وہ کام کرتے جاتے ہیں اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں کوئی مٹھائی بیچتا ہے کوئی برف۔ کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں۔ خود بھی کھاتے ہیں ان کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑی ہوتی ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنا پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں۔

چوتھی بات

روزے اور تقوےٰ میں تعلق کی یہ ہے اور اس پر میں نے پچھلے سال بھی زور دیا تھا کہ بعض باتیں ذاتی ہوتی ہیں اور بعض باہر سے آتی ہیں بعض قسم کی نیکیوں کا احساس کے ذریعہ علم ہوتا ہے اور جب تک علم نہ ہو انسان ان نیکیوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ امراء کا طبقہ عام لوگوں کی حالت سے ناواقف ہوتا ہے۔ لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے نائی کو ۵۰۰ اشرفی دی۔ اس نے پہلے چونکہ اتنی بڑی رقم نہ دیکھی تھی اس لئے اشرفیوں کو لئے لئے پھرتا تھا۔ اس کی آمد و رفت چونکہ دوسرے امراء کے ہاں بھی تھی امراء نے اس سے تمسخر شروع کیا۔ جب وہ کسی امیر کے ہاں جاتا تو وہ پوچھتے میاں! شہر کی کیا حالت ہے؟ وہ کہتا بڑی اچھی حالت ہے سارا شہر امن اور خوشی میں ہے۔ کوئی ہی ایسا بدقسمت ہوگا جس کے پاس ۵۰۰ اشرفی نہ ہو زیادہ کی تو کوئی حد نہیں۔ ایک دن ایک امیر نے اس کی وہ تھیلی ہنسی کے طور پر پوشیدہ رکھ دی۔ اس نے تلاش کی مگر نہ ملی۔ جب وہ تزئین کرنے کے لئے امیر کے ہاں گیا تو اس نے پوچھا بتاؤ شہر کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا شہر بھوکا مر رہا ہے۔ امیر نے کہا یہ تو اپنی تھیلی - شہر بھوکا نہ مرے۔ بات یہ ہے کہ جسے کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو اسے اس کا احساس نہیں ہوتا۔ امراء چونکہ ان حالات میں سے نہیں گذرتے جن میں سے غرباء کو گذرنا پڑتا ہے اس لئے ان کی

تکالیف کا احساس

نہیں ہوتا۔ مثلاً امیروں کو بھوک کی شکایت نہیں ہوتی۔ ان کو اگر شکایت ہوتی ہے تو بدہضمی کی ہوتی ہے۔ اور ان کو معدہ کی طاقت کے لئے دوائیں استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اگر نوکر سے ایک منٹ کھانا لانے میں دیر ہو تو خفا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر بتایا جائے کہ نوکر روٹی کھا رہا تھا تو کہتے ہیں کیا وہ مرنے لگا تھا۔ پھر کھا لیتا۔ کیونکہ ان کو بھوک کا احساس نہیں ہوتا ان کو غریبوں کے احساسات کا پتہ نہیں ہوتا۔ غریبوں کو وہ رات رات بھر جگاتے ہیں مگر ان کو اس تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ ان کو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو کھانا نہیں ملتا۔ مگر جب امراء کو رمضان میں کہا جاتا ہے کہ رات کو جاگیں اور ان کو

سحری کے لئے جاگنا

جاگنا پڑتا ہے اور ان کے آرام میں خلل آتا ہے۔ تب ان کو دوسروں کے جاگنے کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے وہ کھانا کھاتے ہیں مگر ان کے کھانے کے وقت کو وہ وقت میں مقید کر دیا جاتا ہے۔ کہ صبح سحری کے وقت اور بعد افطار۔ وہ اس وقت کو اس خیال سے کاٹتے ہیں کہ کھانے کے لئے تیار چیزیں ملیں گی اور وہ صبح کو پراٹھے کھاتے ہیں۔ لیکن غریب جس کو کوئی توقع نہیں ہوتی کہ آج اس کو ملے گا بھی یا نہیں۔ اس کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ امیر سمجھتا ہے کہ ہم گھڑیاں گنتے ہیں۔ کہ کب مؤذن اذان کہے اور ہم کھانا کھائیں۔ لیکن غریب کی حالت یہ ہے کہ اس کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ ابھی کتنی راتیں اور کتنے دن اسی طرح گذارنے ہیں۔ پھر اگر کوئی بیمار ہو تو روزہ نہیں رکھتا مگر غریب کو اپنی بیماری یا بچوں کی بیماری میں جہاں

فاقہ کشی کی تکلیف

ہوتی ہے وہاں دوائی کے لئے بھی پاس کچھ نہیں ہوتا۔ اگر غریب بیمار ہو تو ڈاکٹر اپنے فرض کے مطابق اس کو کہے کہ دودھ پیو تو وہ شرمندہ ہو کر گردن جھکائے گا کہ مجھے تو روٹی بھی نہیں ملتی دودھ کہاں سے لاؤں۔ ڈاکٹر اس کو چاول بتائے گا مگر اس کے گھر تو آٹا بھی نہیں ہوگا۔ پھر امیر کا روزہ صرف اسی کا روزہ ہے مگر غریب کی بھوک میں اس کے بال بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ امیر خود نہیں کھاتا مگر اس کے بال بچے کھاتے پیتے ہیں۔ اس لئے امیر کی تکلیف اس کے اپنے جسم تک محدود ہے مگر غریب کی تکلیف اس کے جسم سے گزر کر اس کی روح تک اثر کرتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ اپنے ننھے بچوں کو بھی بھوکا دیکھ کر ایک اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر امیر کے لئے بھوک کے مٹانے کا وقت ہر لمحہ قریب آ رہا ہوتا ہے مگر

غریب کے لئے

کھانا ملنے کا وقت قریب آنے کی امید نہیں ہوتی لیکن جب امیر خدا کے لئے روزے رکھتا ہے تو اسے غریبوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے اور وہ سخاوت کرتا ہے۔ اور یہ سخاوت اس کو تقوے کی طرف لے جاتی ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپ روزوں میں بہت زیادہ سخاوت کرتے اور

غرباء و مساکین کی خبر گیری

فرماتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رمضان کے علاوہ سخاوت نہ کرتے تھے آپ ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں آپ کو اور زیادہ احساس غرباء کے حال کا ہو جاتا تھا۔ پس روزہ سے ہر شخص میں اس کی حالت کے مطابق غرباء سے ہمدردی کا احساس بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ انسان سمجھتا ہے کہ جب میں ایک مہینہ میں اس قدر تکلیف اٹھاتا ہوں تو جن لوگوں پر بارہ مہینے ہی یہ کیفیت گذرتی ہے ان پر کیا حالت گزرتی ہوگی۔ اور ان کی تکلیف کا کیا اندازہ ہوگا۔ پس رمضان میں بخیل کا بخل کم ہو جاتا ہے اور جو بخیل نہ ہو اسے سخاوت کی عادت پڑتی ہے۔ اور سخی خدا کی مخلوق سے اور زیادہ ہمدردی کرتا ہے۔ اور اس طرح سخاوت اور انسانی ہمدردی جو جزو ایمان ہے اس سے کام لینے کا انسان خوگر ہو جاتا ہے۔

انسان کے جسم میں دو چیزیں ہیں

جسم اور روح

روح ایک تو روحانی ترقی سے خوش ہوتی ہے اور اعلےٰ مرتبہ حاصل کرتی ہے۔ دوسرے جسم کی طرح کھانے پینے سے موٹی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان چیزوں سے الگ ہونے سے خوش ہوتی ہے۔ اور اپنے اصل کی طرف ترقی کرتی ہے برخلاف اس کے جسم کی راحت کھانے پینے میں ہے گویا ان دونوں میں اختلاف ہے اور اختلاف ایسا جیسے ایک مشرقی اور ایک مغربی ہو۔ ان دونوں کا ملاپ ان کو اپنے ساتھیوں سے جدا کرتا ہے۔ اور علیحدگی ساتھیوں کے قریب لے جاتی ہے۔ روح کا ظہور جسم کے ذریعہ ہوتا ہے یا جسم روح کے لئے بطور سواری یا گھوڑے کے ہے۔ گھوڑا منہ زور ہے۔ اس لئے اپنی بات منواتا ہے اور جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں قوت عملیہ ہوتی ہے۔ اور وہ کھانے پینے کی چیزوں سے خوش ہوتا ہے۔ لیکن

رمضان کے مہینہ میں

کھانا پینا کم ہوتا ہے اور دنیاوی تعلقات میں کمی آتی ہے اس لئے روح کو جسم سے آزادی ملتی ہے۔ اور یہ اپنی کمی کو دور کرتی اور تقوے کی طرف لے جاتی ہے۔ اس کی موٹی مثال کہ روح جب جسم سے آزادی پاتی ہے تو وہ بلندی کی طرف جا کر روحانیت پاتی ہے یہ ہے کہ پاگل بعض اوقات ایسی بات کہہ دیتے ہیں جو کبھی پوری بھی ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بعض نادان ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاگل کی روح کا اس کے جسم سے تعلق کمزور ہو گیا ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ میں نقص آنے سے جسم سے دماغ کا تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دماغ کی حکومت جسم پر نہیں رہتی۔ اس سے اس کی روح آزاد ہو جاتی ہے۔ اور باریک باتوں کو معلوم کر لیتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ

لاہور میں ایک مجذوب

تھا جو لوگوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اور بعض دفعہ ایسی باتیں بھی کہتا جو پوری ہو جاتیں۔ آپ سے ایک شخص نے باصرار کہا کہ آپ اس سے ملنے چلیں۔ آپ نے خیال کیا وہ پاگل ہے گالی دے دے تو عجب نہیں اور اس کی اس حرکت سے یہ شخص میرے متعلق فیصلہ کر کے ٹھوکر کھائے۔ چلنے سے انکار کر دیا۔ لیکن جب اس نے مزید اصرار کیا اور آپ نے دیکھا کہ جانا ہی بہتر ہے تو آپ گئے۔ مگر یا تو وہ لوگوں کو گالیاں دے رہا تھا لیکن جب آپ گئے تو وہ مودب ہو کر بیٹھ گیا۔ اور ایک خربوزہ جو اس کے پاس تھا حضرت صاحب کے پیش کر کے کہا کہ یہ آپ کی نذر ہے۔ یہ الہٰی تصرف تھا ورنہ ممکن تھا کہ وہ گالیاں دے دیتا۔ پس پاگل کی بھی بوجہ

جسمانی تفکرات سے آزاد

ہونے کے روح کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ کبھی کوئی اعلےٰ درجہ کی بات کہہ سکتا ہے۔

پس جسم کی صحت اور عقل کی سلامتی میں خدا سے تعلق کے لئے کھانا پینا کم کیا جائے تو روحانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور جسم بیلون کا کام دیتا ہے جس کے ذریعہ روح اوپر کو اپنے ہم جنس فرشتوں کی طرف اڑتی ہے۔ پس زیادہ کھانے سے جسمانی حالت میں ترقی ہوتی ہے اور کم کھانے سے روحانی حالت میں بلندی آتی ہے۔ اس لئے جب رمضان میں جسم کھانا پینا کم کرتا ہے تو روح ملائکہ کی طرف جاتی ہے گو پہلے روح ان کو بھولی ہوئی ہو۔ لیکن جب ان کو دیکھتی ہے تو ان کی طرف جانے کی کوشش کرتی ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنے رشتہ داروں کو بھولا ہوا ہو لیکن جب ان سے ملتا ہے یا خواب میں ان کو دیکھ لیتا ہے تو پھر ان کی محبت غالب آ جاتی ہے۔ اسی طرح جب رمضان میں روح کو اوپر جانے کا موقعہ ملتا ہے تو یہ باقی سال میں بھی اوپر جانے کے لئے جد و جہد کرتی رہتی ہے۔ اور اس طرح روزے صفاتِ الٰہیہ کے پیدا کرنے میں ممد ہوتے ہیں۔

انسان کو روزوں میں جو تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں ان سے

اپنی کمزوری کا علم

ہو جاتا ہے۔ ایک تو غریبوں کی حالت معلوم ہوتی ہے دوسرے اپنی کمزوری کا بھی پتہ لگتا ہے گرمی کی شدت میں جب پانی نہیں ملتا اور موت کی سی حالت ہونے لگتی ہے تو اس کو خدا کا خیال آتا ہے۔ اور یہ خیال گیارہ مہینہ تک اس کے پیش نظر رہتا ہے۔ پس روزوں کے مقرر کرنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان روزے کی تکلیف سے موت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب انسان کو اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے تو وہ خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔

مشہور ہے

کند ہم جنس باہم جنس پرواز

چونکہ جسم مادی ہے اس لئے مادیت کی طرف جھک جاتا ہے لیکن جب روزہ میں انسان مادی چیزوں کو ترک کرتا ہے تو

ملائکہ کو اس کی طرف توجہ ہوتی ہے

پہلے تو یہ تھا کہ ملائکہ کی طرف روح روزوں میں متوجہ ہوتی ہے۔ اب یہ ہوتا ہے کہ ملائکہ اس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ اس کو نیک تحریکیں کرتے ہیں۔ اس کی مثال میں واقعات موجود ہیں۔ مثلاً احادیث میں آتا ہے رمضان شریف میں جبرئیل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرنے کے لئے آیا کرتے تھے۔ لیکن رمضان میں ان کا آنا اور حیثیت کا تھا۔ پہلے دنوں میں بطور فرض کے آتے تھے مگر رمضان میں دوست کی حیثیت سے آتے تھے۔ پس رمضان میں انسان کو ملائکہ سے ایک نسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

رمضان کے دنوں میں انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے۔ اور اس طرح عبادت کا موقعہ ملتا ہے اور اس وقت تہجد پڑھتا ہے۔ اور

تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے

اگرچہ رمضان میں اٹھتا تو وہ کھانا کھانے کے لئے ہے لیکن اس کو شرم آ جاتی ہے کہ جب اٹھا ہی ہوں اور وقت بھی ہے تو کیوں نہ تہجد ہی پڑھ لوں۔ اور جب پڑھتا ہے تو اسے روحانیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تہجد نفسانیت کے توڑنے اور اس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً (پارہ ۲۹ ع ۱۳) رات کا اٹھنا بہت سخت ہے اور نفس کے کچلنے اور اصلاح کرنے کے لئے بڑا ہتھیار ہے۔ اور یہ ایک مہینہ کی مشق سارے سال میں کام آتی ہے جیسا کہ پہاڑ پر ایک دو مہینہ رہنا باقی سال کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا کمزوری صحت کو دور کر دیتا ہے۔ اور اس ایک مہینہ میں جسم کو بہت فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں ایک مہینہ تہجد پڑھنا مفید ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان کے دنوں میں

دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں

ایک تو تہجد کے ذریعہ عبادت زیادہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور تسبیح اور تحمید زیادہ کی جاتی ہے علاوہ اس کے زیادہ دعاؤں کا بھی موقعہ ملتا ہے اور رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ رمضان کے ذکر کے ساتھ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ میرے بندے جب میرے بارے میں سوال کریں تو ان سے کہہ کہ میں قریب ہوں۔ اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں چونکہ ان دنوں تمام عالم اسلامی دعاؤں میں مصروف ہوتا ہے اس لئے دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کام کو زیادہ لوگ مل کر کریں وہ عمدگی سے اور اچھی

طرح ہو جاتا ہے۔ پس ایک تو روزوں میں عبادت زیادہ کی جاتی ہے دوسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اور اس سے روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے۔

دسواں تعلق روزوں اور تقویٰ میں یہ ہے کہ

گناہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے

جو انسان چوری کرتا ہے اور اس کو اس کی عادت ہے یا جھوٹ بولنے کی عادت ہے جب وہ رمضان کے مہینہ میں خدا کا حکم سمجھ کر روزے رکھتا ہے تو اس کو برے کام کرنے سے شرم آتی ہے کیونکہ وہ خیال کرتا ہے کہ اگر ان سے نہ بچا تو روزہ رکھ کر خواہ مخواہ بھوکا مرنا ہوگا۔ کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اس طرح وہ جھوٹ اور چوری سے بچتا ہے۔ اور اس ایک مہینہ کی مشق سے بدی سے بچنے میں مدد مل جاتی ہے۔

پھر جب روزہ دار خدا تعالےٰ کے لئے اپنے رزق کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور یہ اس کا فرض ہے خدا تعالےٰ کے لئے فرض کا لفظ تو نہیں بولا جا سکتا۔ مگر فرض اس لئے کہتے ہیں کہ خود اس نے اپنے سر لیا ہے۔ کہ وہ اس کو رزق دیتا ہے اور اس سے بہتر دیتا ہے جو کہ انسان اس کی خاطر چھوڑتا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آتا ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (پ ۵ ع ۸) انسان جب خدا تعالےٰ کے لئے جسمانی رزق ترک کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے

روحانی رزق مہیا کرتا ہے

یہی وجہ ہے کہ روحانیت میں ترقی کرنے اور خدا سے شرف مکالمہ پانے کے لئے روزے ضروری ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نزول وحی سے پہلے روزے رکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی چھ ماہ تک روزے رکھے۔ پس اس طرح روزے سے روحانیت اور تقوےٰ میں ترقی ہوتی ہے

بارھویں وجہ یا

بارھواں تعلق روزے اور تقویٰ میں

یہ ہے کہ انسان کا روزوں میں سحری کھانا بھی ثواب میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ سحری کا وقت اصل میں کھانے کا وقت نہیں۔ نفس نہیں چاہتا کہ اس وقت اٹھے اور کھانا کھائے وجہ یہ کہ کھانا کھانے کا وہ وقت نہیں ہوتا لیکن انسان خدا کے حکم کے مطابق اٹھتا ہے اور کھانا کھاتا ہے اس لئے اسے اس کا ثواب ملتا ہے۔ پھر اس کا دل چاہتا ہے کہ دن میں کھائے مگر اس کو کہا جاتا ہے کہ اس وقت مت کھاؤ۔ اور شام کے وقت کھانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی اسے ثواب ملتا ہے پس روزوں میں دونوں وقت کے کھانوں میں ثواب ملتا ہے کیونکہ جس وقت یہ کہتا ہے نہیں چاہتا اس کو کھانے کا حکم دیا جاتا ہے اور جس وقت سے پہلے کھانے کی خواہش اس کے دل میں ہوتی ہے کہا جاتا ہے۔ ابھی نہیں۔ تم اس کے بعد کھانا۔ پھر جماع جو کہ دن کے وقت روزے کی حالت میں اس پر حرام ہوتا ہے اور رات کو اس کی اجازت ملتی ہے وہ بھی عبادت ہو جاتا ہے۔ گویا ان دنوں میں انسان کا ہر شغل عبادت ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف میں آتا ہے کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ طیبات کھاؤ تا کہ صالح اعمال بجا لاؤ۔ سؤر کا کھانا کیوں حرام ہے اس لئے کہ سؤر کے کھانے سے سؤر کے سے اعمال کی عادت ہوتی ہے۔ اور

پاک چیزیں کھانے سے پاک جسم تیار ہوتا ہے

رمضان میں چونکہ جسم عبادت سے تیار ہوگا اس لئے جو اعمال صادر ہوں گے وہ بھی مطہر اور پاک ہوں گے۔ پہلے تو جسم سے روح بنتی تھی مگر اب روح سے جسم طیار ہوتا ہے جو بقیہ گیارہ مہینہ کام آتا ہے۔ درحقیقت ایسا انسان اس حد میں آجاتا ہے جس کا کھانا پینا خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ اس کی شہوت بھی جو جسم کا حصہ ہے عبادت بن جاتی ہے۔ اس کا کھانا پینا بھی عبادت ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کا جسم عبادت سے تیار ہوتا ہے۔ اور اس جسم سے عبادت ہی صادر ہوگی جیسا کہ کہا گیا ہے کہ گندم از گندم بروید جو ز جو یہ خاص طریق روزے سے تقوےٰ حاصل کرنے کا ہے۔

اگر اس مضمون کو پھیلایا جائے تو بہت پھیل سکتا ہے۔ لیکن میں نے مختصر طور پر روزے کی فضیلت کے متعلق یہ باتیں بیان کر دی ہیں۔ روزوں کی فضیلت کے بارہ میں ایک اور بات بھی ہے کہ

اس ماہ کے آخری عشرہ میں

ایک شب ہوتی ہے جس کو لیلۃ القدر کہتے ہیں وہ اس عشرہ کے وتر دنوں میں خصوصاً ہوتی ہے یہ رات بڑی برکت والی ہے۔ ان ایام میں اس شب کی تلاش کریں اور اس میں برکت حاصل کریں۔

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دعائیں کرو اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ تم لوگوں نے عہد کیا ہے کہ تم خدا کے نام کو پھیلاؤ گے مگر اس کے رستہ میں بعض روکیں ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ان میں سے بعض خود تمہاری پیدا کردہ ہیں مثلاً

آپس کا لڑائی جھگڑا

بھی بہت بڑی روک ہے۔ آپس کی لڑائی جھگڑے کو لیلۃ القدر سے ایک تعلق ہے اور وہ یہ کہ اس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کا وقت بھول گیا چنانچہ آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلعم باہر تشریف لائے اور آپؐ نے دیکھا کہ دو شخص آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالےٰ نے مجھے لیلۃ القدر کے وقت کے متعلق علم دیا گیا تھا مگر تمہارا جھگڑا دیکھ کر میں بھول گیا پس لیلۃ القدر کے علم سے جو فائدہ امت محمدیہ کو ہونا تھا اس سے تمام امت دو شخصوں کے جھگڑے کے باعث محروم ہو گئی۔ یہ وہ رات ہے کہ جس میں جو نیک دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیکن خدا سے کچھ لینے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اور وہ قوم کہاں قربانی کر سکتی ہے جو ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو۔ تم میں سے بعض لڑتے ہیں اور اس لڑائی سے جماعتی اور ملی فوائد کو ذاتی فوائد یا جھگڑے پر قربان کر دیتے ہیں۔ مگر ایسے لوگوں کو معلوم نہیں کہ ذاتی عزت بھی جماعت ہی کی عزت سے ہوتی ہے۔ اور اگر جماعت کی عزت نہ رہے تو اس کے افراد بھی ذلیل ہو جائیں۔

ہم تو دیکھتے ہیں حیوان بھی اپنے عیب کو چھپاتے ہیں۔ بلی اپنے پاخانہ کو چھپاتی ہے۔ پھر وہ لوگ جو اپنے کسی بھائی کا عیب نہیں چھپاتے وہ بلیوں سے بدتر ہوتے ہیں یا نہیں۔

اگر کسی میں عیب ہو تو اس کو چھپاؤ

اور دور کرو۔ نہ یہ کہ اس کو شہرت دو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اس حال میں کس طرح خدا کے انعام حاصل کر سکتے ہو؟ اگر جماعت بدنام ہوگی تو لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔ وہ کہیں گے ہمیں کیا ضرورت ہے کہ بدنام جماعت میں شامل ہونے کے لئے گھر بار چھوڑیں۔ عزیزوں رشتہ داروں سے علیحدہ ہوں لوگوں سے تکلیفیں اٹھائیں۔ گالیاں سنیں۔ تم یہ نہ سمجھو کہ کسی شخص کو بدنام کرنا اسی شخص کی بدنامی ہوتی ہے۔ بلکہ اس کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے۔ ساری جماعت بدنام ہوگی تمہاری ترقی میں سب سے بڑی روک تمہارے آپس کے جھگڑے ہیں۔ ان کو دور کرو۔ اگر کسی بھائی میں عیب دیکھتے ہو

تو اس کی پردہ پوشی کرو

اور عیب کو دور کرو۔ جو شخص اپنے بھائی کے عیب کو چھپاتا ہے خدا تعالےٰ اس کے عیب چھپاتا ہے کیونکہ جو شخص زید کا عیب چھپاتا ہے وہ زید کا عیب نہیں چھپاتا بلکہ اسلام کی چھپاتا ہے وجہ یہ ہے کہ زید کی حرف گیری کا اثر اسلام پر پڑتا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور اس بدی کو مٹاؤ۔ ذاتی عداوت اور بغض کی وجہ سے ملت کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی خدا کے ہاں کوئی عزت نہیں کیونکہ وہ نفسانیت پر مذہب کو قربان کرتا ہے۔ اور اعلیٰ کی ادنیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ لیکن کیا جو شخص بکرے کے لئے انسان کو ذبح کرے اسے انسان سمجھا جاتا ہے۔ جو لوگ ذاتی جھگڑوں میں ملت کو نقصان پہنچاتے ہیں

میں سچ سچ کہتا ہوں

وہ جب مریں گے اور ضرور مریں گے تو اس وقت پچھتائیں گے۔ کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ان باتوں کو چھوٹا مت سمجھو اور ابد الآباد کی زندگی کے لئے یہاں کی ستر اسی سالہ عمر کی تکلیف کو کچھ مت خیال کرو۔ کیونکہ وہاں جو تکلیف ہوگی۔ وہ بہت زیادہ ہوگی۔ کیونکہ وہاں کی زندگی روحانی ہوگی۔ اور روحانی زندگی میں احساس بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں اس لئے تکلیف زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ اور میں تو کہتا ہوں اس دنیا میں اگر کوئی ساری عمر بھی مصیبت میں گرفتار رہے تو یہ تکلیف کم ہوگی بہ نسبت اس تکلیف کے جو وہاں چند لمحوں میں محسوس ہوگی۔ پس

اس رمضان سے فائدہ اٹھاؤ

اور ذاتی فوائد کے لئے ملت کو بدنام مت کرو۔ اگر تم ان دنوں میں کوشش کرو گے تو تمہیں اپنے گناہوں سے بچنے کی طاقت حاصل ہو جائے گی

انشاء اللہ

(الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۶۵ء)

تحریک جدید کے وعدے

تحریک جدید کا نیا سال شروع ہوئے اڑھائی ماہ گذر چکے ہیں لیکن ابھی تک بعض جماعتوں کی طرف سے وعدہ جات کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں۔ تمام جماعتوں کو وعدہ جات کے فارم بھجوائے جا چکے تھے۔ اگر کسی جماعت کو فارم نہ پہنچے ہوں یا گم ہو چکے ہوں تو سادہ کاغذ پر ہی فہرستیں تیار کر کے بھجوا دیں۔

علاوہ ازیں عہدیداران جماعتہائے کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بقایا داران سے بقایا وصول کر کے ارسال فرما دیں۔ اور اس غرض کے لئے کو کلی طور پر تمام عہدیداران مل کر کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

وکیل المال تحریک جدید قادیان

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اندازِ تبلیغ

از مکرم مرزا ایم اے بیگ صاحب مدراس

قسطِ دوم

حضور اکرم صلعم کا تیسرا خط والیٔ مصر مقوقس کے نام

مقوقس، قیصرِ روما کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا صوبہ داری حاکم تھا۔ اور مذہباً عیسائی تھا۔ مندرجہ ذیل خط حضور اکرم صلعم نے اپنے بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کے ذریعہ مقوقس کو بھیجا۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط محمد خدا تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مقوقس کے نام ہے۔ اس شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول کرتا ہے۔

اے والیٔ مصر! میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ آپ اسلام قبول کرکے خدا کی سلامتی میں آجائیں۔ کہ اب صرف یہی نجات کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا دوہرا اجر دے گا۔ اگر آپ نے روگردانی اختیار کی تو علاوہ خود آپ کے گناہ کے آپ کی قوم کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔ اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور کسی صورت میں بھی کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ سمجھیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی اختیار کی تو ان سے کہہ دو کہ گواہ رہو کہ ہم تو بہرحال خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بندے ہیں۔"

مقوقس نے خط سنا اور پھر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ سے جو خط لے کر گئے تھے مختصر سی بحث کے بعد اس نے یہ خط ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں رکھ کر اس پر اپنی مہر لگا دی۔ اور اسے حفاظت سے رکھ دیا۔ اس کے بعد مقوقس نے خود رسول اکرم صلعم کو ایک خط لکھا اور کچھ تحائف آپ کی خدمت میں بھجوائے۔ گو اس نے ایک حد تک عزت و احترام کا سلوک کیا اور اسلام سے دلچسپی کا بھی اظہار کیا لیکن اسلام قبول نہ کیا۔ اور عیسائی ہونے کی حالت میں ہی اس نے وفات پائی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ رسول اکرم صلعم نے مقوقس کو جو خط بھجوایا وہ کئی صدیوں تک پردۂ اخفا میں رہنے کے بعد قریباً ایک سو سال قبل اپنی اصلی صورت میں دریافت ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تصنیف لطیف "سیرت خاتم النبیین" حصہ سوم میں اس متبرک خط کا عکسی فوٹو موجود ہے۔

حضور اکرم صلعم کا چوتھا خط عیسائی حکمران حبشہ نجاشی کے نام

حضور اکرم صلعم نے ملک حبشہ کے عیسائی حکمران نجاشی کے نام جو خط اپنے صحابی حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ ارسال فرمایا تھا اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ خط اللہ کے رسول محمدؐ کی طرف سے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے نام ہے

اے بادشاہ! آپ پر سلامتی ہو میں آپ کے سامنے اس خدا کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زمین و آسمان کا حقیقی بادشاہ ہے جو تمام خوبیوں کا جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔ وہ مخلوق کو امن دینے والا اور دنیا کی حفاظت کرنے والا ہے میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم خدا کے کلام کے ذریعہ مبعوث ہوئے اور اس کے اس حکم سے عالم وجود میں آئے جو اس نے مریم پر نازل کیا تھا۔

اے بادشاہ! میں آپ کو خدائے واحد کی طرف بلاتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں اور میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ خدا کی اطاعت میں میرے ساتھ تعاون کریں اور میری اتباع اختیار کرتے ہوئے اس کلام پر ایمان لائیں جو مجھ پر نازل ہوا۔ کیونکہ میں خدا کا رسول ہوں اور اسی حیثیت میں آپ کو اور آپ کی رعایا کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔

میں نے آپ کو پیغام سنا دیا ہے اور اخلاص و ہمدردی کے ساتھ دعوت دی ہے۔ پس میرے اس اخلاص اور ہمدردی کو قبول فرمائیں۔ میں اس سے پہلے اپنے چچا زاد بھائی جعفر اور ان کے ساتھ بعض دوسرے مسلمانوں کو آپ کی طرف بھجوا چکا ہوں سلامتی ہو اس پر جو خدا کی ہدایت کو اختیار کرتا ہے۔"

تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جب یہ خط نجاشی کے پاس پہنچا تو اس نے اس خط کو آنکھوں سے لگایا۔ اور ادب کے طریق پر اپنے تخت سے نیچے اتر آیا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس نے ایک ہاتھی دانت کی ڈبیہ میں خط کو رکھا اور کہا:۔

"جب تک یہ خط ہمارے خاندان میں محفوظ رہے گا مجھے یقین ہے کہ اہل حبشہ اس کی وجہ سے خیر و برکت پاتے رہیں گے۔"

اس کے بعد اس نے اپنی طرف سے رسول اکرم صلعم کی خدمت میں نہایت مودب طریق سے ایک خط لکھا اور اس میں اپنے قبول اسلام کا اظہار فرمایا۔

یہ نیک دل اور سعید الفطرت بادشاہ ۹ ہجری میں فوت ہوگیا۔ جب حضور اکرم صلعم کو اس کی وفات کا علم ہوا تو آپ نے اس کی نماز جنازہ ادا فرمائی اور صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

"تمہارا ایک صالح بھائی فوت ہوگیا آؤ ہم سب مل کر اس کے لئے دعا کریں۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اندازِ تبلیغ کی خصوصیات

حضور اکرم صلعم کے تحریر فرمودہ تبلیغی خطوط میں مندرجہ ذیل خصوصیات نمایاں طور پر نظر آتی ہیں جن سے آپ کے اندازِ تبلیغ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۱۔ آپ نے مختصر مگر جامع و مانع اندازِ تحریر اختیار فرمایا۔ الفاظ مختصر ہیں مگر اپنے معانی اور مفہوم کے لحاظ سے وہ اپنے اندر بہت بڑی وسعت رکھتے ہیں۔

۲۔ آپ نے مداہنت سے بالکل کام نہیں لیا بلکہ نہایت واضح الفاظ میں تبلیغ فرمائی۔ اور مخاطب کو کھلے طور پر بتا دیا کہ اگر اس نے اس ربانی پیغام کو قبول نہ کیا تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

۳۔ با ایں ہمہ آپ نے مخاطب کے احساسات و جذبات کو بھی پوری طرح ملحوظ رکھا ہے۔

۴۔ آپ نے زمانہ کے ظاہری آداب و قواعد کو ملحوظ رکھنے کا بھی التزام فرمایا تاکہ زیادہ سے زیادہ موثر رنگ میں تبلیغ ہو اور امکانی حد تک کوئی پہلو ایسا نہ رہے جس سے قبولِ حق میں کسی قسم کی کوئی روک واقع ہو۔

۵۔ آپ نے خطوط کی تیاری اور ان کی ترسیل میں نہایت بالغ نظری اور دور اندیشی کے ساتھ ہر ممکن احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ اس بارے میں آپ نے صحابہؓ سے مشورہ لینا بھی ضروری خیال فرمایا۔ اور پھر اس مشورہ میں جو باتیں مفید سمجھیں انہیں اختیار فرمایا۔

۶۔ آپ نے توحید الٰہی پر خاص طور پر زور دیا۔ اور بتایا کہ توحید اسلام کا سب سے ضروری اور بنیادی مسئلہ ہے۔

۷۔ آپ نے مخاطب کے عقائد، اس کے مخصوص رجحانات، خیالات اور حالات کے مطابق نہایت پاک و لطیف اسلوبِ تبلیغ اختیار فرمایا۔

۸۔ آپ نے اپنے اس فولادی عزم کا اظہار بھی فرمایا کہ خواہ تم مانو یا نہ مانو ہم اشاعت و تبلیغ اسلام کے مقدس کام کو بہرحال اپنی پوری قوت و صلاحیت کے ساتھ سرانجام دیں گے۔ کوئی مخالفت اور کوئی روک تھام ہمارے اس کام میں مخل نہ ہو سکے گی۔

ان خطوط کی جامعیت اور خوبصورتی کا ذکر کرتے ہوئے قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "سیرت خاتم النبیین" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اپنے معانی اور الفاظ کی خوبصورتی اور جامعیت کے لحاظ سے یہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی تحریر ہے۔ اس تحریر کے الفاظ گو بہت مختصر ہیں مگر اس عبارت کا ایک ایک لفظ ان دلکش نگینوں کا حکم رکھتا ہے جو ایک اعلیٰ درجہ کے جڑاؤ زیور میں ایک باکمال ہنرمند نصب کرتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ان مختصر خطوط میں اسلام کی تبلیغ اور خصوصاً اس تبلیغ کا جو ایک مسیحی کو مخاطب کرکے ہونی چاہیئے بہترین نمونہ درج کیا گیا ہے۔ اس میں توحید کا بھی وہ جامع سبق ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور پھر اسلوب بیان ایسا لطیف ہے کہ گویا بشارت و انذار کی دو کامل نہریں پہلو بہ پہلو رواں ہیں اور ایک طرف بلاوجہ دل دکھانے اور دوسری طرف مداہنت کے پردہ میں حق کو چھپانے کے بغیر اسلامی صداقت کا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے۔ اور آخر میں اپنے اس فولادی عزم کا اظہار بھی کر دیا گیا ہے کہ تم مانو یا نہ مانو ہم تو بہرحال اسلام کی خدمت کا بیڑا اٹھا چکے ہیں۔"

حق یہ ہے کہ رسول اکرم صلعم کے اندازِ تبلیغ میں وہ تمام خوبیاں اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں جو تبلیغ کو موثر اور کامیاب بنانے کے لئے بے حد ضروری ہیں۔ یہ خوبیاں آج بھی ہر مسلمان کے لئے شمع ہدایت کا کام دیتی ہیں اور ہمیں دعوت دیتی ہیں کہ ہم ان خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کریں اور اس طرح سارے عالم میں اسلام کی تبلیغ کو پھیلانے کا مقدس فریضہ سرانجام دے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور برکات کے وارث بنیں۔ ✦

"علاقہ کیرالہ میں کامیاب تبلیغی مہم" کے عنوان سے جو رپورٹ بدر کی گزشتہ اشاعت میں صــــ پر شائع ہوئی تھی وہ مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب مبلغ الاٹلور کیرالہ کی تھی

(ادارہ)

قسط سوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم سرینگر کشمیر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی سلطنت ایران کے متعلق بھی ہے۔ آپ کو ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا:۔

"تزلزل در ایوانِ کسریٰ افتاد"

الفاظ سے ظاہر ہے کہ جس تزلزل کی خبر دی گئی ہے اس کا تعلق حکومت سے ہے۔ کیونکہ موجودہ زمانہ میں "ایوان" کا لفظ حکومت کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جو انگریزی لفظ "House" کا ترجمہ ہے۔ اور کسریٰ ایران کے بادشاہ کا لقب ہے۔ پس اس الہام میں بتایا گیا تھا کہ حکومتِ ایران میں تغیر پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ انقلاب اب تک تین مختلف دوروں میں ہو چکا ہے۔

۱۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام شائع ہوا ہے۔ اس وقت شاہِ ایران کی حالت بالکل محفوظ تھی۔ کیونکہ ۱۹۰۵ء میں شاہِ ایران مظفرالدین شاہ نے ملک کے عوام کے مطالبات منظور کرکے پارلیمنٹ کے قیام کا اعلان کر دیا تھا۔ جس سے عوام بھی خوش تھے اور شاہ بھی مقبولیت حاصل کر رہا تھا۔ ایسے وقت میں حضور علیہ السلام کا یہ الہام شائع کرنا کہ

"تزلزل در ایوانِ کسریٰ افتاد"

لوگوں کی نظروں میں عجیب بات تھی۔ لیکن خدا کی بات کبھی نہیں ٹلتی۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں مظفرالدین شاہِ ایران کل پچپن سال کی عمر میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اور ان کا بیٹا مرزا محمد علی تخت نشین ہوا۔ گو محمد علی مرزا نے نظامِ حکومت سنبھالتے ہی مجلس کے استحکام اور نیابتی حکومت کے دوام کا اعلان کر دیا۔ لیکن چند ہی دنوں میں بادشاہ اور مجلس کی مخالفت شروع ہو گئی۔ اسی دوران میں کاسکوں کی فوج جو بادشاہ کی فوج تھی۔ اور قوم پرستوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا۔ ایوان کا دارالمبعوثین توپوں سے اڑا دیا گیا اور بادشاہ نے پارلیمنٹ کو موقوف کر دیا۔ بادشاہ کے اس فعل سے ایران میں چاروں طرف علمِ بغاوت بلند ہو گیا۔ بادشاہ اپنے حرم سمیت اپنے ایوان کو چھوڑ کر ۱۵ جولائی ۱۹۰۹ء کو روسی سفارت گاہ میں پناہ گزیں ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام اپنے پہلے دور میں نہایت واضح طور پر پورا ہوا۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مطابق سلطنتِ ایران کا انقلابی دور دوسری مرتبہ اس وقت آیا جب ۱۹۲۱ء میں ایرانی کاسک فوج کا ایک کرنل رضا خاں جو معمولی سپاہی سے افسر بنا تھا وزیرِ جنگ کے نہایت اہم اور ذمہ دارانہ عہدے پر فائز ہوا اور پھر ۱۹۲۳ء میں وزیرِ اعظم کے عہدے پر متمکن ہو گیا۔ چونکہ شاہِ ایران یورپ میں رہتا تھا اس لئے رضا خاں وزیرِ اعظم کو حکومت پر پورا اقتدار حاصل ہو گیا مگر اسی پر اکتفا نہ کیا گیا بلکہ ۱۹۲۴ء میں بادشاہ کو معزول کر دیا گیا اور وزیرِ اعظم تخت نشین ہو کر "اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی شہنشاہِ ایران" کہلایا۔

ظاہر ہے کہ ایوان کسریٰ میں یہ تزلزل کوئی معمولی نہ تھا۔ ایک شاہی خاندان کو جو عرصۂ دراز سے سریر آرائے سلطنت تھا، تاج و تخت سے محروم کر دینا بہت بڑا انقلاب تھا۔ اور اس انقلاب کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب اسے برپا کرنے والا ایسا شخص ہو جو نہایت معمولی حیثیت سے ترقی کرکے آگے بڑھا ہو۔

۳۔ تیسری دفعہ یہ انقلاب اس وقت ہوا جب ایران میں روسی اور برطانوی فوجیں ۱۹۴۱ء میں داخل ہوئیں۔ اس وقت نہ صرف ایرانی سلطنت نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی بلکہ جدید حکومت کا قیام عمل میں آیا۔ اور وہ یوں کہ جب اتحادی فوجوں کو ایران میں جرمنی کے اثر و رسوخ کو جو نہ صرف اتحادیوں کے لئے بلکہ خود ایران کے لئے بھی بہت بڑا خطرہ تھا ختم کرنے کے لئے مملکتِ ایران کی حدود میں مجبوراً داخل ہونا پڑا تو شاہِ ایران نے جرمنوں کو ایران سے نکال دینے کا مطالبہ منظور کر لیا۔ اور اپنی حکومت میں بھی تبدیلی پیدا کر دی۔ اس تبدیلی کے علاوہ ایک نہایت اہم تغیر جو رونما ہوا وہ یہ ہے کہ برطانیہ اور روس نے ایران کو جرمنی کی دست برد سے بچانے کے لئے اپنی حفاظت میں لے لیا جس کی صورت یہ قرار دی گئی کہ ایران کے شمالی اور جنوب مغربی علاقوں پر روسی اور برطانوی فوجوں کا عارضی قبضہ رہے گا تاکہ ہٹلر کے ان منصوبوں کو خاک میں ملا دیا جائے جو ایران اور اس کے ہمسایہ ممالک کے متعلق اس نے باندھ رکھے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اچانک اور غیر متوقع طور پر یہ خبر بھی آگئی کہ شاہِ ایران رضا شاہ پہلوی تاج و تخت سے دستبردار ہو گئے۔ پس اتحادیوں کے ساتھ شرائطِ صلح طے ہو جانے کے بعد شاہِ ایران کا تخت و تاج سے علیحدہ ہو جانا ایک محیر العقول واقعہ ہے۔ اس موقعہ پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "تزلزل در ایوانِ کسریٰ افتاد" اپنی تمام شان کے ساتھ پورا ہوا۔

پیشگوئی جنگِ عظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء کو یہ پیشگوئی فرمائی:۔

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و مرغزار
آئے گا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بیخود راہوار
خون سے مُردوں کے کوہستان کے آبِ رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہِ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

اس کے علاوہ آپ کو الہام ہوا:۔
کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

پہلی جنگِ عظیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اس پیشگوئی کو شائع فرمایا تو اس پر یہ نوٹ بھی لکھ دیا:۔

"ممکن ہے کہ یہ کوئی معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلا دے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰)

چنانچہ پیشگوئی کے مطابق ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگِ عظیم ایسی اچانک ہوئی کہ لوگ حیران رہ گئے۔ اور بڑے بڑے مدبروں نے اقرار کیا کہ گو وہ جنگ کے منتظر تو تھے لیکن اس کے اس قدر جلد پھوٹ پڑنے کی قطعاً توقع نہ تھی۔ میں اس جنگ کی تفصیلات میں نہ جاتا ہوا صرف یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ اس آفت ناگہانی سے بیسیوں پہاڑیاں کثرتِ گولہ باری اور سرنگوں کے لگانے سے بالکل مٹ گئیں۔ بہت سے شہر برباد ہو گئے۔ بعض جگہ تو کثرتِ گولہ باری سے زمین سے پانی نکل آیا۔ کھیتوں اور باغوں کا نقصان اندازے سے باہر ہے۔ اور اس قدر خونریزی ہوئی کہ کہہ سکتے ہیں کہ خون کی نالیاں بہہ پڑیں۔ اس جنگ میں مسافروں کی حالت بھی بڑی ناگفتہ بہ تھی۔ اور الہام "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" کے مطابق جس قدر جہاز اس جنگ میں استعمال ہوئے اس سے پہلے کہیں اس کی مثال نہیں ملتی۔ خصوصاً "ڈسٹرائرز" اور آبدوز کشتیوں نے اس جنگ میں نمایاں حصہ لیا۔ لوگ اس جنگ کے صدمہ سے قبل از وقت بوڑھے ہو گئے۔ اور بہت سے پاگل ہو گئے۔ بلکہ اسی وجہ سے Shell Shock ایک نئی بیماری قرار دی گئی۔

زارِ روس

اس پیشگوئی کا سب سے لرزہ خیز اور عبرتناک حصہ زارِ روس کے متعلق تھا کہ اس کی حالت زار ہوگی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت کے حالات اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے یکسر مخالف تھے لیکن ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

چنانچہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۷ء کی صبح سے شام تک ایک ہی دن میں روس کے اندر اتنا بڑا انقلاب ہو گیا کہ دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اختیار رکھنے والا بادشاہ جو زار کہلاتا تھا وہ حکومت سے بے دخل ہو کر اپنی رعایا کے ماتحت ہو گیا۔ اور ۱۵ مارچ کو زاروں کے خاندان کی حکومت نے ہمیشہ کے لئے دم توڑ دیا۔ جبکہ زار نے مجبوراً یہ تحریر دی کہ وہ اور اس کی اولاد تختِ روس سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ پیشگوئی کے مطابق اس کی حالت زار ہونی تھی۔ ۲۱ مارچ کو اسے قید کرکے سکو سیلو بھیج دیا گیا اور زار کی امیدیں جن حکومتوں سے وابستہ تھیں یعنی امریکہ، انگلستان، فرانس اور اٹلی۔ انہوں نے باغیوں کی حکومت کو تسلیم کرکے اس کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور پھر جب ۷ نومبر کو بولشویک پارٹی نے اقتدار حاصل کیا تو زار کی وہ حالت شروع ہوئی جسے سن کر ایک سنگدل سے سنگدل انسان بھی کانپ جاتا ہے۔ ذہنی اذیتوں کے علاوہ کھانے پینے میں بھی تنگ کر دی گئی۔ اس کے بیمار بچے کو اس کے اور اس کی بیوی کے سامنے بڑی بیدردی سے مارا جاتا تھا۔ تکلیف دہی کے نت نئے طریقے ایجاد کئے جاتے۔ آخر ایک دن ماں کو سامنے کھڑا کرکے اس کی نوجوان لڑکیوں کی جبراً عصمت دری کی گئی اور جب زار نے اپنا منہ دوسری طرف

پھیر یعنی تو سنگینیں مار مار کر اسے اس طرف دیکھنے پر مجبور کیا جاتا - اس قسم کی بے شمار سخت ترین اذیتیں سہتا ہوا زارِ روس ۱۷ جولائی ۱۹۱۸ء کو مع اپنے خاندان کے بڑی بیدردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا - اور خدا کے نبی کی بات پوری ہوئی کہ "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار"

دوسری جنگِ عظیم

پھر اسی پیشگوئی کے مطابق دوسری جنگِ عظیم (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) میں بھی دنیا نے قیامت کا نظارہ دیکھا جس کی انتہائی بھیانک اور عبرتناک مثال موجودہ دور میں ایٹم بم پیش کرتا ہے - جزائر کے رہنے والوں خصوصاً انگلستان اور جاپان پر بموں اور ایٹم بموں سے جو تباہی برپا ہوئی بیان سے باہر ہے - ہیروشیما اور ناگاساکی دونوں شہروں کے نام تباہی کی انتہا کے لئے آج محاورہ بن گئے ہیں - اور اس جنگ کے نتیجہ میں جو تباہی و بربادی ہوئی اس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ آٹھ کروڑ نفوس جنگ کی تباہ کاریوں کا شکار ہو کر ہلاک ہوئے۔

الغرض دوسری جنگِ عظیم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دیا اور آپؑ کی یہ پیشگوئی واضح رنگ میں پوری ہوئی کہ :-

"اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں
اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں -
اور اے جزائر کے رہنے والو !
کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں
کرے گا - میں شہروں کو گرتے
دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران
پاتا ہوں - وہ واحد یگانہ ایک
مدت تک خاموش رہا اور اس کی
آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے
گئے اور وہ چپ رہا - مگر اب وہ
ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے
گا جس کے کان سننے کے ہوں
سنے کہ وہ وقت دور نہیں - میں
نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے
نیچے سب کو جمع کروں - پر ضرور تھا
کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے
میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک
کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے
نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے
آجائے گا اور لوط کی زمین کا
واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے - مگر
خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا
تم پر رحم کیا جائے - جو خدا کو چھوڑتا
ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ آدمی - اور جو
اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ
کہ زندہ -"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس علیہ السلام کو یہ بھی بتلایا ہے کہ

"وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار"

پہلی اور دوسری جنگِ عظیم میں دنیا نے دو بار چمک دیکھ لی ہے اور اب دنیا ایک اور ہولناک تباہی کے کنارے کھڑی ہے - ایٹم بم، ہائیڈروجن بم - کوبالٹ بم - اور دیگر خوفناک اور تباہ کن ہتھیار بنائے جا رہے ہیں - ایک طرف اسلحہ کی دوڑ کو ختم کر کے عالمی امن کے قیام کی کوشش کی جا رہی ہے تو دوسری طرف بڑی بڑی حکومتیں اپنے آپ کو ایٹمی طاقت سے لیس بھی کر رہی ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ دنیا کے قدم آئندہ کس طرف اٹھیں گے - مگر مبارک ہیں وہ لوگ جو وقت پر سمجھ جاتے ہیں - اور خدا سے لڑنے کی بجائے اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں - کیونکہ ایسے ہی لوگ خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کے وارث ہوتے ہیں -

حاصلِ کلام

حضرات ! آخر میں میں صرف اتنا ہی عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورہ جن آیت ۲۷)

یعنی غیب کا جاننے والا صرف خدا ہی ہے وہ اپنے غیب کی باتوں پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا سوائے اس کے کہ جس کو وہ رسول بنائے -

اس آیتِ کریمہ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان پیشگوئیوں کا پورا ہونا جو اخبارِ غیبیہ پر مشتمل تھیں - اور جن میں سے بعض بطور نمونہ آپ کے سامنے پیش کی گئی ہیں ثبوت ہے اس بات کا کہ آپؑ خدا کے سچے اور برگزیدہ رسول تھے اور آپ سے خدا کلام کرتا تھا - اور آپ کے شاملِ حال تائید و نصرتِ خداوندی تھی - ورنہ نہ تو آپؑ کی پیشگوئیاں حرف بحرف صحیح ہوتیں اور نہ آپؑ کامیاب و کامران ہو سکتے - حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں :-

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اٹھ جائے اماں اور سچے ہوویں شرمسار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اپنا نمبر خریداری نوٹ فرمالیں

آپ کے پتوں کی نئی چٹیں چھپوائی گئی ہیں جس کی وجہ سے خریداری نمبر بدل گئے ہیں نیا نمبر نوٹ فرمالیں - مینیجر بدر

سردار سنت سنگھ صاحب ساہی کی افسوسناک وفات

از مکرم ناظر صاحب امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان

سردار سنت سنگھ صاحب ساہی قادیان جن کے بڑے گہرے اور مخلصانہ مراسم ہماری جماعت کے ساتھ تھے ۹ جنوری کو دل کا دورہ پڑنے سے چند گھنٹہ کے اندر اندر وفات پا گئے - چنانچہ ان کی وفات کی اطلاع ملتے ہی مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ مع چند دیگر احباب کے ان کے مکان پر گئے - اور ان کے پسماندگان سے افسوس اور ہمدردی کا اظہار کیا -

سردار صاحب کی وفات کے دس روز بعد سری گورو گرنتھ صاحب کے بھوگ کے موقعہ پر سردار صاحب کے لڑکوں کی دعوت پر مکرم محمود احمد صاحب عارف صادق ناظر امورِ عامہ مع چند دیگر احباب کے اس اجتماع میں شامل ہوئے - اس موقعہ پر جماعت کی طرف سے گیانی عبداللطیف صاحب نے تعزیت و اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا کہ سردار سنت سنگھ صاحب پرانی وضع کے ایک شریف اور معزز بزرگ تھے - آپ کے تعلقات محبت ہماری جماعت کے ساتھ بہت عمدہ تھے بالخصوص محترم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کے ساتھ گہرے دوستانہ مراسم تھے - انہی تعلقات کی بنا پر وہ اکثر ہمارے احمدیہ محلہ میں آیا کرتے تھے - ان کا مکان ریلوے اسٹیشن قادیان کے قریب تھا وہ کہا کرتے تھے کہ میں جب کبھی شہر آتا ہوں تو محلہ احمدیہ میں ضرور آتا ہوں - کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر میرا شہر آنے کا مقصد پورا نہیں ہوتا - محترم مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کی وفات کے موقعہ پر جب سردار صاحب آئے اور تدفین سے پہلے چہرہ دیکھا تو بے ہوش ہو گئے چنانچہ اسی حالت میں انہیں کار کے ذریعہ ان کے گھر پہنچایا گیا -

سردار صاحب جماعت احمدیہ کی نیکی اور راست روی کے معترف تھے اور جماعت کے بزرگوں کو ہمیشہ عزت و احترام کے الفاظ سے یاد کرتے تھے - علاوہ ازیں سلسلہ کا لٹریچر بھی پڑھتے رہتے تھے - اور اتنا زیادہ پڑھتے تھے کہ ان کے سکھ احباب بعض اوقات انہیں مذاقاً کہہ دیا کرتے تھے کہ "سردار صاحب! کہیں مرزائی ہونے کا ارادہ تو نہیں"

بہرحال سردار صاحب کی وفات سے جماعت احمدیہ قادیان کو کل طور پر ایک دلی دوست محب ، ہمدرد اور خلیق انسان سے محروم ہو گئی ہے - ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سردار صاحب کے لڑکوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے -

سیکرٹریان تعلیم و تربیت توجہ فرمائیں !

نظارت ہذا کی طرف سے کئی بار سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے کہ وہ اپنے مفوضہ فرائض کی ادائی کے ساتھ ساتھ ماہ بماہ التزام کے ساتھ اپنی کارگزاری کی رپورٹ نظارت ہذا کو ارسال فرمایا کریں - تا کہ مرکز کو جماعتوں کی تعلیمی و تربیتی ترقیات کا علم ہوتا رہے اور اس سلسلہ میں حسبِ ضرورت رہنمائی کی جا سکے - لیکن افسوس ہے کہ اکثر جماعتوں کے سیکرٹریانِ تعلیم و تربیت نے اس طرف توجہ نہیں کی - یہ صورتِ حال ایک فعال جماعت کے کارکنوں کو زیبا نہیں ہے -

اب نیا سال شروع ہوا ہے

اور ہر نیا سال ایک ترقی کرنے والی جماعت کو اس کی نئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہے - اور ساتھ ہی گذشتہ سال کی کارگزاریوں کا جائزہ لینے کی دعوت دیتا ہے - آئیے ہم جائزہ لیں کہ کیا ہم اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوئے ہیں -؟ اگر گذشتہ سال میں ہم سے کچھ کوتاہیاں سرزد ہوئی ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کا ازالہ کریں - اور اپنی اصلاح کی طرف پوری توجہ دیں - سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشادِ گرامی ہر نیا سال شروع کرتے وقت ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے کہ :-

"پس تم یہ سال اس نئے ارادہ و عزم سے شروع کرو کہ اس کے نتیجہ میں تم اگلا سال اس سے بھی نیک اور اعلیٰ ارادے سے شروع کرو گے - اور تم اپنے ایمانوں میں ایسی پختگی دیکھو گے جس کو کوئی شخص توڑ نہیں سکے گا -"

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

از
محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری ربوہ

رُوحانیّت کا موسمِ بہار

رمضان المبارک کے متعلّق خطبۂ نبوی

روزہ ایک روحانی عبادت ہے جس سے روح میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے اخلاق میں بہتری، اس کے خیالات میں جلا، اور اس کی قلبی کیفیات میں نور پیدا ہوتا ہے۔ روزہ روحانی ورزش کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ آجکل رمضان المبارک شروع ہے۔ قرآن مجید کا نزول اسی مبارک مہینہ میں شروع ہوا تھا۔ اور اس کی بکثرت اور خصوصی تلاوت اسی ماہ میں ہوتی ہے۔ اس کے برکات سے اہلِ ایمان بہرہ ور ہوتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ روحانی رنگ میں موسم بہار کا حکم رکھتا ہے۔ ایمان کے شگوفے کھلتے ہیں، پھول آتے ہیں اور پھل لگتے ہیں۔ دلوں میں سرسبزی و شادابی پیدا ہوتی ہے۔ مبارک وہ جو اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورے طور پر فائدہ حاصل کریں۔

حضرت سلمان الفارسیؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ شعبان کے آخری دن سرورِ کونین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا:-

قَدْ أظَلَّكُم شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ

(مشکوٰۃ المصابیح ص۱۷۳ کتاب الصوم)

"کل سے تم پر ایک عظیم القدر مہینہ چڑھ رہا ہے۔ یہ بہت برکت والا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض قرار دئیے ہیں اس کی راتوں میں تہجد کے لئے اٹھنا بہت بڑی طوعی نیکی ہے۔ اس ماہ میں جو شخص کوئی نفلی کام کرتا ہے اسے اتنا ثواب ملتا ہے جتنا دوسرے مہینوں میں فرض کے ادا کرنے سے ملتا ہے۔ اور فرض کا ثواب تو اس ماہ میں ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ پھر یہ باہمی ہمدردی کا بھی مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرواتا ہے اسے گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کی جاتی ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کے بغیر روزہ افطار کرانے والے کو بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے۔"

اس خطبۂ نبویؐ میں رمضان المبارک کی بہت سی برکات کا ذکر موجود ہے۔ اور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام مسلمانوں کو جن پر روزہ فرض ہے روزہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔

قرآن مجید نے ہر بالغ پر روزہ فرض قرار دیا ہے۔ ہاں اگر کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ رمضان کے بعد تندرست ہونے پر اور گھر میں واپس آنے پر روزوں کی تعداد پوری کرے گا۔ قرآن مجید نے روزہ کو حصولِ تقویٰ کا بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ باہمی محبت اور ہمدردی کا ذریعہ بتایا ہے کیونکہ روزہ رکھنے سے مالداروں کو بھی احساس ہو جاتا ہے کہ ہمارے غریب بھائی بھوک اور پیاس کی تکلیف سے کس طرح دکھ اٹھاتے ہیں۔ اسلام نے رمضان المبارک میں بڑھ چڑھ کر صدقہ و خیرات کرنے کی تلقین کی ہے۔

رمضان المبارک دعاؤں کی خصوصی قبولیت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے ذکر میں ہی فرمایا ہے اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ کہ میں دعا کرنے والوں کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں لَیْلَةُ الْقَدْر رمضان المبارک کا خاص موقعہ ہے جب کہ انوار و برکاتِ سماویہ کا خاص نزول ہوتا ہے۔ اور دلوں پر رحمتوں کی غیر معمولی بارش ہوتی ہے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ایک خاص عبادت ہے جبکہ مومن دس دن کے لئے خدا کے گھر میں دھونی رما کر بیٹھ جاتے ہیں اور روز و شب مسجد میں ہی عبادت اور ذکر میں بسر کرتے ہیں۔

روزہ اپنی ذات میں ہی ایک پرکیف روحانی عبادت ہے اس پر رمضان المبارک کے روزوں کی غیر معمولی برکات نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان برکات سے حصہ کامل حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین

روزہ اور موجودہ انجیل

موسوی شریعت میں روزہ کا حکم موجود ہے۔ یسوع مسیح کے شاگردوں کے بارے میں اعتراض ہوا تھا کہ وہ روزہ نہیں رکھتے۔ لکھا ہے کہ:-

"اس وقت یوحنا کے شاگردوں نے اس کے پاس آکر کہا کیا سبب ہے کہ ہم اور فریسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں اور تیرے شاگرد روزہ نہیں رکھتے؟ یسوع نے ان سے کہا کیا براتی جب تک دولہا ان کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئیں گے کہ دولہا ان سے جدا کیا جائے گا اس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔" (متی $\frac{9}{14-15}$)

یسوع کا یہ جواب صحیح نقل ہوا ہے یا نہیں پادری صاحبان سوچ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ بظاہر یہ جواب غیر معقول ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنا ماتم نہیں ہے۔ اسے ماتم قرار دینا روزہ کی حکمت اور فلاسفی سے ناواقفیت پر دال ہے۔ اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ یسوع نے روزہ کے اصل حکم کا انکار نہیں کیا۔ البتہ اپنے آپ کو دولہا قرار دے کر اور اپنے ساتھیوں کو براتی ٹھہرا کر انہیں فی الحال روزہ نہ رکھنے کا اشارہ کیا ہے۔ یہ حصہ بیان بھی وزنی نہیں۔ روحانی دولہا تو براتیوں کی روحانی غذاؤں کا اہتمام کیا کرتا ہے اور روزہ ایک بہترین روحانی غذا ہے۔

آئیے اب ہم انجیل کے ایک دوسرے بیان پر نظر کریں۔ لکھا ہے کہ حواری ایک بدروح کو نہ نکال سکے۔ اور یسوع نے نکال دی۔ حواریوں نے علیحدگی میں پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے؟ تو یسوع نے ان سے کہا کہ:-

"اپنے ایمان کی کمی کے سبب۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ وامّا هٰذا الجنس فلا يخرج الّا بالصلوٰة والصوم" (متی $\frac{17}{20-21}$)

اس اقتباس کا آخری حصہ یعنی آیت ۲۱ ہم نے عربی بائیبل سے نقل کی ہے کیونکہ اردو بائیبل سے یہ آیت اور اس کا نمبر حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:- "لیکن بدروحوں کی یہ قسم نماز اور روزہ کے بغیر نہیں نکالی جا سکتی"

گویا یسوع نماز اور روزہ کے پابند تھے اس لئے وہ اس بدروح کو نکال سکے۔ مگر حواری نماز اور روزہ کے پابند نہ تھے اس لئے نکال نہ سکے۔

آیت ۲۱ انگریزی اور عربی بائیبل میں موجود ہے۔ ہمارے ملک کے پادریوں نے اس آیت کو حذف کرکے بدترین تحریف کا ثبوت دیا ہے۔ کیا کوئی پادری اس کا جواب دے سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ بیسویں آیت سے ظاہر ہے کہ یسوع کے حواریوں میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ تھا۔

اکیسویں آیت میں بتایا گیا تھا کہ ایمان پیدا کرنے کا ذریعہ نماز اور روزہ ہے مگر آج کے پادریوں نے اس آیت کو ہی نکال دیا ہے گویا عملاً وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ایمان کی ضرورت ہی نہیں۔ ہم خدا ترس عیسائیوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے پادریوں کے جال میں نہ پھنسیں بلکہ ایمان پیدا کرنے کے لئے نماز اور روزہ کے طریق کو اختیار کریں اور اگر کوئی عیسائی صاحب قرآن مجید کے بتائے ہوئے اس طریق پر ان عبادتوں کو بجا لائے تو اسے واقعی لذتِ ایمان حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ نہ صرف بیرونی بدروحوں کو دھتکار سکتا ہے بلکہ اپنی روح پر بھی ضبط حاصل کرکے نفسِ مطمئنہ پا سکتا ہے

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

(الفرقان - ربوہ جنوری ۶۵ء)

درخواستہائے دعا

۱۔ عبدالسلام صاحب پسر احمدی سکنہ رشی نگر کشمیر گذشتہ سال میٹرک کے امتحان میں رہ گئے تھے۔ امسال پھر تیاری کر رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ خاکسار اکثر بیمار رہتا ہے۔ شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام احمد شاہ مبلغ رشی نگر کشمیر

۳۔ میں ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہوں اب میری صحت قدرے اچھی ہے کامل صحت کے لئے دعا فرمائی جائے

محمد اسمٰعیل وکیل یادگیری۔ حیدرآباد

۴۔ جملہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم اور دعا کی درخواست ہے

شبیر احمد اسرویہ - پلونیہ

جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر تاریں

جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی خبر سن کر ہر احمدی اس بات کے لئے بیقرار ہوتا ہے کہ وہ خود اس بابرکت موقعہ پر حاضر ہو۔ لیکن حالات کی مجبوری کے باعث بہت سے احباب اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس پر بعض دوست اجتماعی دعاؤں کے ایسے بابرکت موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بذریعہ تار جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے حاضرین جلسہ سے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال جو تاریں اس غرض سے موصول ہوئیں ان کا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اعلان بھی کیا گیا۔ اور دعا کی مزید تحریک کے لئے ذیل میں ان کے اسماء بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اور تاروں کا خلاصہ مضمون بھی۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کی نیک خواہشات کو پورا کرے اور ان کو دین و دنیا کی فلاح سے ہمکنار فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ مکرم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ۔ تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم۔ جماعتہائے اڑیسہ کے تمام احمدیوں کے لئے درخواست دعا۔

۲۔ مکرم سیٹھ محمد حسین صاحب کلکتہ۔ درخواست دعا۔

۳۔ " امام الدین صاحب رائے سواگی۔ جکارتہ۔ لجنہ اماء اللہ، مبلغین اور جماعت کی طرف سے جلسہ کی مبارکباد اور درخواست دعا۔

۴۔ مکرم عبدالشافی صاحب سکلاس پور۔ اللہ تعالیٰ سالانہ جلسہ مبارک کرے اور کامیاب فرمائے۔ درخواست دعا

۵۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ کنانور۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ تمام کیرالہ کی جماعتوں کے لئے درخواست دعا۔

۶۔ مکرم ابراہیم صاحب پینگاڑی۔ السلام علیکم۔ تمام احباب کی طرف سے درخواست دعا۔

۷۔ " کمال الدین صاحب مدراس۔ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم و درخواست دعا۔

۸۔ " محمد عاشق حسین صاحب تاراپور مونگھیر۔ افسوس ہے خرابی صحت کی بناء پر شامل جلسہ نہ ہو سکا ہمارے لئے درخواست دعا۔

۹۔ مکرم احمد صاحب پینگاڑی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ جلسہ سالانہ کو کامیاب اور بابرکت بنائے۔ درخواست دعا۔

۱۰۔ مکرم محمود احمد صاحب غوری کلکتہ۔ درخواست دعا

۱۱۔ " محمد امام صاحب غوری یادگیر۔ السلام علیکم۔ درخواست دعا۔

۱۲۔ " سید سجاد احمد صاحب رانچی۔ اپنے والد محترم سید تجی الدین احمد صاحب اور اپنی نیز اپنی اہلیہ اور بچوں کی طرف سے درخواست دعا۔

۱۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔ درخواست دعا۔

۱۴۔ مکرم منور احمد صاحب ربوہ میری اور میرے اہل وعیال کی صحت کے لئے درخواست دعا۔

۱۵۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، ربوہ۔ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور میرے لئے اور میرے اہل وعیال کی صحت اور تندرستی کے لئے پرزور درخواست دعا۔

۱۶۔ جماعت منگلور۔ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم اور ہم سب کیلئے درخواست دعا۔

۱۷۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور۔ تمام جماعت کی خدمت میں السلام علیکم اور درخواست دعا

۱۸۔ مکرم بشیر عالم صاحب تاراپور۔ میرے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا۔

۱۹۔ " مجید عالم صاحب تاراپور۔ حاضرین جلسہ کی خدمت میں ہم سب کی طرف سے درخواست دعا اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب فرمائے۔

۲۰۔ " عبدالرؤف صاحب شموگہ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم۔ مبارکباد۔ میرے لئے میرے خاندان اور کاروبار کے لئے درخواست دعا۔

۲۱۔ " عبدالصمد صاحب آف بھدراوتی اذ شموگہ۔ جس جلدی بیماری سے سخت تکلیف میں ہوں میری صحت کاملہ عاجلہ کے لئے تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں درخواست دعا۔

۲۲۔ مکرمہ محمودہ الیاس صاحبہ یادگیر۔ تمام حاضرین جلسہ کی خدمت میں السلام علیکم و درخواست دعا۔

۲۳۔ مکرم سید لئیق احمد صاحب رانچی۔ کام ملنے میں کامیابی کے لئے درخواست دعا۔

۲۴۔ " ڈاکٹر حسن صاحب مع خاندان۔ سب حاضرین کی خدمت میں السلام و درخواست دعا۔

۲۵۔ " مولوی محمد اسماعیل صاحب وکیل یادگیر۔ درخواست دعا۔

۲۶۔ " حکیم محمد الدین صاحب مبلغ شموگہ۔ درخواست دعا۔

۲۷۔ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ یادگیر۔ السلام علیکم درخواست دعا۔

۲۸۔ مکرم بشیر الدین صاحب یادگیر۔ السلام علیکم درخواست دعا۔

۲۹۔ " محمد ادریس صاحب یادگیر۔ السلام علیکم درخواست دعا۔

۳۰۔ " محمد عثمان شاہ صاحب یادگیر۔ دعا کی درخواست

۳۱۔ " غلام حسین صاحب یادگیر۔ دعا کی درخواست۔

۳۲۔ " سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیر۔ احباب کو جلسہ کی مبارکباد۔ جماعت یادگیر کی بہتری اور ترقی کے لئے دعا کی درخواست

۳۳۔ " مشتاق احمد صاحب سمبل پور۔ اڑیسہ۔ سب کو السلام۔ میں سخت بیمار ہوں۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۴۔ " مسعود احمد صاحب کشکی کلکتہ۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے دل سے دعا گو ہوں۔

۳۵۔ " سید داؤد احمد صاحب کٹک۔ السلام علیکم۔ دلی مبارکباد۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا گو ہوں۔

۳۶۔ " سید غوث محمد خواجہ صاحب و شمس الدین صاحب حیدر آباد۔ ہمارے خاندان کے لئے درخواست دعا

۳۷۔ " سید محمود علی صاحب کرنول۔ سب بھائیوں کو السلام علیکم درخواست دعا۔

۳۸۔ " مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری حیدر آباد۔ کاروبار اور خاندان کے لئے درخواست دعا۔

۳۹۔ " اکبر حسین صاحب حیدر آباد۔ خاندان کے لئے درخواست دعا۔

۴۰۔ " مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری حیدر آباد۔ رشیدہ بیگم صاحبہ کے لئے درخواست دعا

۴۱۔ " ذین الدین صاحب مالاباری حیدر آباد۔ السلام علیکم۔ شامت اعمال سے جلسہ میں شامل ہونے سے معذور ہوں۔ میرے لئے حسنات دارین کی دعا کی جائے۔

۴۲۔ " شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور سٹیشن۔ تمام حاضرین جلسہ سالانہ کو مبارکباد

۴۳۔ " حبیب اللہ خاں صاحب لاہور۔ السلام علیکم۔ حاضرین جلسہ کی خدمت میں درخواست دعا

۴۴۔ " عبدالرشید صاحب لاہور۔ درخواست دعا۔

۴۵۔ " احمد عبداللہ صاحب عالم پور۔ میرے اہل وعیال کی صحت و بہبودی کے لئے اور احمدیت کے وفادار رہنے کے لئے درخواست دعا۔

۴۶۔ مکرمہ ناصرہ سراج صاحبہ حیدر آباد۔ السلام علیکم درخواست دعا۔

۴۷۔ مکرم رحمت اللہ صاحب غوری یادگیر۔ السلام علیکم۔ درخواست دعا۔

۴۸۔ " ظہیر احمد صاحب امروہہ۔ افسوس ہے میں جلسہ سالانہ میں شامل نہ ہو سکا کیونکہ میری صحت کمزور ہے۔

۴۹۔ " ابن حامد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کنانور۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کو کامیاب فرمائے خاص دعاؤں کی درخواست۔

۵۰۔ " عبداللطیف صاحب لاہور چھاؤنی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ سالانہ کو کامیاب فرمائے اور بابرکت کرے۔ دعاؤں کے لئے درخواست ہے۔

۵۱۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب ربوہ۔ جلسہ سالانہ کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لئے دل سے خواہاں ہوں۔ سب سے دعا کی درخواست۔

۵۲۔ " عبدالسلام صاحب سرینگر۔ تمام احباب کو جلسہ میں شمولیت کے لئے مبارکباد۔ خدا کرے جلسہ کامیاب ہو۔ ہم سب کے لئے دعا کی درخواست۔

۵۳۔ " مولوی محمد اسماعیل صاحب غوری یادگیر۔ السلام علیکم درخواست دعا

۵۴۔ " نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر۔ السلام علیکم درخواست دعا۔

۵۵۔ حضرت مہر آپا صاحبہ ربوہ۔ سب حاضرین کو السلام علیکم۔ جلسہ کی مبارکباد۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ میرے لئے اور میرے تمام رشتہ داروں کے لئے۔ اسلام کی کامیابی کے لئے۔ تمام واقفین زندگی اور مبلغین کے لئے اور میری صحت کے لئے دعا کی درخواست۔

۵۶۔ مکرم قریشی مطیع اللہ صاحب سیالکوٹ۔ السلام علیکم۔ جلسہ کی مبارکباد۔ دعا کی درخواست

۵۷۔ " اخوند فیاض احمد صاحب۔ تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم اور جلسہ میں شامل ہونے کی مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ دعا کی درخواست ہے۔

۵۸۔ " امیر صاحب جماعت احمدیہ یادگیر۔ السلام علیکم درخواست دعا۔

۵۹۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔ سالانہ جلسہ کی مبارکباد۔ ہمارے ممبران کے لئے درخواست دعا۔

۶۰۔ " نصیر شاہ صاحب کلکتہ۔ السلام علیکم۔ جلسہ کی مبارکباد۔ ہم کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۶۱۔ " ٹی علی صاحب کالیکٹ۔ میرے لئے دعا فرمائی جائے۔

۶۲۔ " بی ایچ اسماعیل صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرکرا۔ جلسہ سالانہ کے حاضرین کی خدمت میں السلام علیکم۔ ہمارے لئے درخواست دعا۔

۶۳۔ " اکبر حسین صاحب سیکرٹری تبلیغ شموگہ۔ سب احباب جماعت کو السلام علیکم اور جلسہ میں شمولیت کی مبارکباد۔ میرے لئے۔ میرے خاندان کے لئے میرے برادر نسبتی۔ اور ہمارے کاروبار میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

۶۴۔ " عبدالرزاق صاحب شموگہ۔ سب کو السلام علیکم۔ میرے لئے۔ میرے اہل وعیال اور جماعت شموگہ کیلئے درخواست دعا

وصیت ۱۳۴۶۳

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

میں آمنہ خاتون زوجہ اکبر علی ملا صاحب قوم ملا پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۷ء ساکن پانسرہ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۸}{۶۴}$ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ شوہر اور زیورات مالیتی تین صد روپیہ ہیں۔ کل مبلغ ایک ہزار تین صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ویسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔　　الامۃ آمنہ بی بی　　گواہ شد عبید الرحمٰن فانی مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان　　گواہ شد　　خاوند موصیہ اکبر علی ملا بحروف بنگالی

رمضان المبارک اور زکوٰۃ

بہت سے احباب زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت کو پوری طرح نہ سمجھتے ہوئے اس کی ادائیگی میں غفلت اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ وہاں زکوٰۃ ادا کرنے کا بھی ارشاد فرمایا ہے۔ اور زکوٰۃ کو ادا نہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے حضور اسی طرح قابل مواخذہ ہے جس طرح کہ تارکِ نماز۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں :-

"ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی امر مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کر دو۔ چاہیئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے"

رمضان شریف کا مبارک مہینہ گزر رہا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اس مہینہ میں کثرت سے صدقہ خیرات کیا کرتے تھے۔ پس احباب کو چاہیئے کہ اپنے ذمہ ادائیگی زکوٰۃ کے علاوہ اس ماہ صدقات کی طرف بھی زیادہ سے زیادہ متوجہ ہوں۔ تاکہ غریب و مستحق بھائیوں کی بروقت امداد ہو سکے۔ امید ہے کہ دوست اس فرض کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نئے موصی حضرات توجہ فرمائیں

جو احباب و خواتین حال ہی میں شمالی ہند اور جنوبی ہند کے دوروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم فرمودہ نظامِ وصیت میں شامل ہوئے ہیں

۱۔ ان کے نمبر وصیت ان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن موصیوں کو ان کے نمبر وصیت نہ ملے ہوں وہ مطلع فرمائیں تاکہ انہیں نمبر بھجوا دئے جائیں۔

۲۔ جن موصیوں نے چندہ شرط اول و اعلانِ وصیت کی رقم ادا کر دی ہوئی ہے ان کی وصیتوں پر کارروائی ہو رہی ہے اور وہ جلد اخبارات میں شائع ہو کر منظوری کے لئے مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔

۳۔ جن موصیوں نے ابھی تک شرط اول و اعلانِ وصیت کی رقم ادا نہیں کی وہ مبلغ سات روپے فی وصیت کے حساب سے جلد ارسال فرماویں۔

۴۔ حصہ آمد تاریخ وصیت سے ہی ادا کرنا واجب ہے۔ تمام نئے موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ اپنا حصہ آمد مقامی سیکرٹری صاحب مال کو ادا کر دیا کریں

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور ادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر مستطیع شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) مقرر کی ہے جو کہ پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے یہ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولےٰ ہے۔

البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آجکل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں انہیں ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہیئں۔

یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ قادیان کے اردگرد غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت ڈیڑھ روپیہ بنتی ہے۔ پس یہاں کے لئے فطرانہ کی پوری شرح ڈیڑھ روپیہ مقرر کی گئی ہے۔

عید فنڈ

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

"اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو"

سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو۔

اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو

کہ بیشک دنیا میں دنیا ہی کامیابیوں اور عزتوں کے لئے قربانی کرنے والے لوگ پائے جاتے ہیں مگر محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں وہ اس راہ میں

قربانی کا ایسا امتیازی رنگ

دکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

"یاد رکھو! گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال سے کہ تحریک میں شامل نہیں ہوگا کہ میں نے خود تحریک کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔"

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ہمارے سالانہ اجتماع میں ——— بقیہ صفحہ اوّل

نیز امسال جناب ایس ڈی ایم صاحب بٹالہ اور ان کے عملہ، اسی طرح جناب ایس پی صاحب گورداسپور اور ان کے سٹاف نے غیر معمولی طور پر ہمارے ساتھ ہمدردی اور تعاون کا ثبوت دیا۔ اور اس کے بعد صوبائی سطح پر چنڈی گڑھ میں جناب سردار بھگوان سنگھ صاحب ڈی آئی جی (سی آئی ڈی) - ان کے سٹاف اور جناب انڈر سیکرٹری صاحب اور ان کے سٹاف نے ایسے رنگ میں ہمارے ساتھ تعاون فرمایا کہ ایک ایک دن میں ساٹھ ساٹھ ستر ستر پاسپورٹ تیار کر کے دے دئے۔ یہی وجہ ہے کہ امسال گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں ہمارے درویش ربوہ کے روحانی اجتماع میں شرکت کر سکے۔ اور اپنے پیارے امام کی زیارت اور جلسہ کی برکات سے مستفید ہوتے۔ پاسپورٹ اور ویزا کے حصول کے سلسلہ میں بھی مکرم فضل الٰہی خاں صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ نے نظارت ہذا سے خاص طور پر تعاون فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

بارڈر سے ربوہ تک کا سفر

عملہ پولیس و کسٹم اٹاری و واہگہ بارڈر نے بھی قافلہ درویشان کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا اور جلد سے جلد پاسپورٹوں کا اندراج اور چیکنگ کر کے انہیں فارغ کر دیا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہماری جماعت کے تمام افراد قادیان کی زیارت کے لئے آنے والے یا یہاں سے واپس جانے والے جماعت کی کڑی ہدایتوں کے پابند ہوتے ہیں کہ اس بین الممالکی سفر میں قانون کی پوری پابندی کی جائے اور کسی بھی قسم کی ممنوع چیز ساتھ نہ رکھی جائے۔ اس کا عملہ بارڈر پر بھی خاص اثر ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیں ہر ممکن سہولت دیتے ہیں۔ جماعت کی نیک نامی کی خاطر ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ قانونی وقت کا پابند رہ کر اچھا نمونہ پیش کرے۔

جماعت احمدیہ لاہور نے واہگہ بارڈر پر ہی قافلہ درویشان کو دوپہر کا کھانا پیش کیا۔ اس غرض کے لئے مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ - مکرم محمود احمد صاحب چیمہ ڈائریکٹر واپڈا اور مکرم چوہدری محمد نواز خاں صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر پرنس ٹرانسپورٹ - اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب تاجر انارکلی بازار لاہور مع چند دیگر احمدی احباب کے بارڈر پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے افراد قافلہ کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

فاروق ٹرانسپورٹ کمپنی اور پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی نے قافلہ درویشان کے لئے اپنی ایک ایک بس واہگہ بارڈر سے ربوہ تک کے لئے مفت پیش کی۔ پرنس ٹرانسپورٹ نے درویشان کو ایک مزید سہولت یہ دی کہ ربوہ سے ایسے تمام مقامات تک جہاں تک پرنس ٹرانسپورٹ کا روٹ ہے۔ انہیں سفر کے لئے فری پاس جاری کئے۔ جس کی وجہ سے درویشان کو بڑی سہولت رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان مخلص بھائیوں کے کاروبار میں برکت دے۔ جنہوں نے اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ یہ ہمدردانہ سلوک فرمایا ہے۔ وجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

قادیان سے ہمارا یہ قافلہ قریباً ہر سال حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ و نمائندہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر قیادت یہ سفر کرتا ہے۔ جن کی ہدایات، رہنمائی اور محبت کی وجہ سے ہمیں ہر قسم کی سہولت میسر آجاتی ہے۔ بلکہ قافلہ کی ابتدائی تیاری سے لے کر ربوہ تک کے ہر مرحلہ پر آپ کی رہنمائی کی برکت سے نظارت ہذا کو بھی سہولت ملتی ہے۔ اس مرتبہ بھی آپ کی ذاتی اور بروقت توجہ کے نتیجہ میں ساری سہولتیں میسر آئیں۔ اللہ تعالیٰ تمام درویشوں کے اس ہمدرد اور مقدس وجود کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

خبریں

چنڈی گڑھ - ۱۸ جنوری - شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے انتخابات میں سنت گروپ کو بھاری کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ماسٹر تارا سنگھ گروپ بُری طرح پٹ گیا ہے۔ سنت گروپ نے ۱۴۰ میں سے ۹۵ سیٹیں جیت لی ہیں۔

دارجیلنگ - ۱۸ جنوری - بھارتی بحری بیڑہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل سومن نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بھارتی بحری فوج چینی ڈبکنیوں کی طرف سے جزائر انڈمان کے قریب بھارتی سمندری حدود کی خلاف ورزی کئے جانے کی وارداتوں کے متعلق لگاتار کڑی نگرانی رکھے ہوئے ہے بعض اوقات یہ خلاف ورزیاں اتنی نے میں ہی ہو جاتی ہیں بھارتی بحری بیڑہ صورت حال سے نپٹنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔

لنڈن - ۱۸ جنوری - برطانیہ کے مرد آہن سر ونسٹن چرچل کے متعلق تازہ ترین بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ ان کی حالت اور ابتر ہو گئی ہے۔ اب ان کا جسم زندگی کے لئے جدوجہد کرتے کرتے ہار گیا ہے۔ گو انہوں نے رات آرام سے کاٹی مگر ڈاکٹر اب ان کے بارے میں مایوس ہو گئے ہیں۔ ان کے تمام رشتہ دار اب ان کے پاس موجود ہیں

کراچی ۱۸ جنوری - یہاں پاکستان کی اپوزیشن پارٹیوں کی جو کانفرنس بلائی گئی تھی اس نے کراچی کے سیاسی فسادات کی شدید مذمت کی ہے۔ مسودہ قرارداد کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ ۴ اور ۵ جنوری کو کراچی میں جو کچھ ہوا وہ اتفاقاً نہیں ہوا بلکہ یہ کراچی کے باشندوں کو مس فاطمہ جناح کی حمایت کی سزا دینے کے منصوبے کا ایک سلسلہ ہے۔

پیکن - ۱۸ جنوری "پیکن پیپلز ڈیلی" نے ایک ایڈیٹوریل میں بائیں بازو کے بھارتی کمیونسٹوں کی گرفتاری کو بھارتی عوام کی قومی جمہوری سرکار کو دبانے کے لئے اٹھایا گیا ایک نیا انقلاب کش قدم بتایا ہے۔ لیکن وسیع پیمانہ پر بھارتی کمیونسٹوں کی گرفتاری کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بھارت سرکار طاقتور ہے

بنگلور - ۱۸ جنوری - سنیکت سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر شری مدھو لمائے نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ وہ آئندہ عام انتخابات میں کانگریس کے خلاف تمام اپوزیشن پارٹیوں کا متحدہ محاذ قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس مقصد کے لئے اپوزیشن لیڈروں کے ساتھ عنقریب بات چیت شروع کی جائے گی۔ اگر کانگریس کا اقتدار اب بھی ختم نہ ہوا تو کورپشن بھی مزید اضافہ ہو جائے گا۔

ترچی - ۱۸ جنوری - سوتنتر پارٹی کے لیڈر شری راجگوپال اچاریہ نے یہاں اینٹی ہندی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی سرکار نے جو امسال ۲۶ جنوری سے ہندی کو دیش کی سرکاری بھاشا بنانے کا فیصلہ کیا ہے اس کے ذریعہ وہ خود ہی دیش کو نہ صرف دو حصوں میں بلکہ ۱۵ حصوں میں بانٹ رہی ہے۔ اور اب میرے من میں بھی علیحدگی کے جذبات پیدا ہونے لگے ہیں۔

سرینگر - ۱۸ جنوری - پولیس نے کل یہاں پانچ مزید اشخاص کو ڈیفنس رولز کے تحت گرفتار کر لیا۔ یہ گرفتاریاں رائے شماری محاذ کے حامیوں کی طرف سے شروع کئے گئے فسادات کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہیں۔

لنڈن - ۱۸ جنوری - یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق ماسکو میں کمیونسٹ پارٹیوں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے چین نے یہ شرط پیش کی ہے کہ روس، ویتنام، ملائیشیا اور شمالی کوریا اور بھارت میں چین کی فوجی کارروائیوں کی کھلم کھلا حمایت کرے۔

پیکن - ۱۸ جنوری چین میں روسی لیڈروں پر نکتہ چینی برابر جاری ہے۔ چین کے ایک سرکاری ترجمان نے اس بات پر شدید اعتراض کیا ہے کہ روس کے نئے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے اپنی پہلی بدیشی یاترا کسی کمیونسٹ ملک سے شروع نہیں کی۔ بلکہ وہ اس کا آغاز برطانیہ سے کر رہے ہیں۔ چینی اخبارات آجکل اس مطلب کے مراسلے شائع کر رہے ہیں کہ مسٹر خروشچیف خود برسراقتدار نہیں رہے لیکن خروشچیف ازم روس میں آج بھی جاری ہے۔

لنڈن ۱۸ جنوری - برطانوی حکومت نے ملائشیا کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے اگلے مہینے وہاں مزید ایک ہزار فوج بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ملائشیا کے ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ انڈونیشیا کی آئندہ جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کا ملک امریکہ سے بھی امداد حاصل کرنے کی توقع رکھتا ہے۔

پونہ - ۱۸ جنوری - پونہ یونیورسٹی کے ہندی ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ نے یہاں ہندی ٹیچروں کے چار روزہ سیمینار کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ اتحادی سبھا میں انگریزی اور فرنچ زبانوں کے بعد ہندی کا درجہ ہے۔!